لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, February 26, 1913.

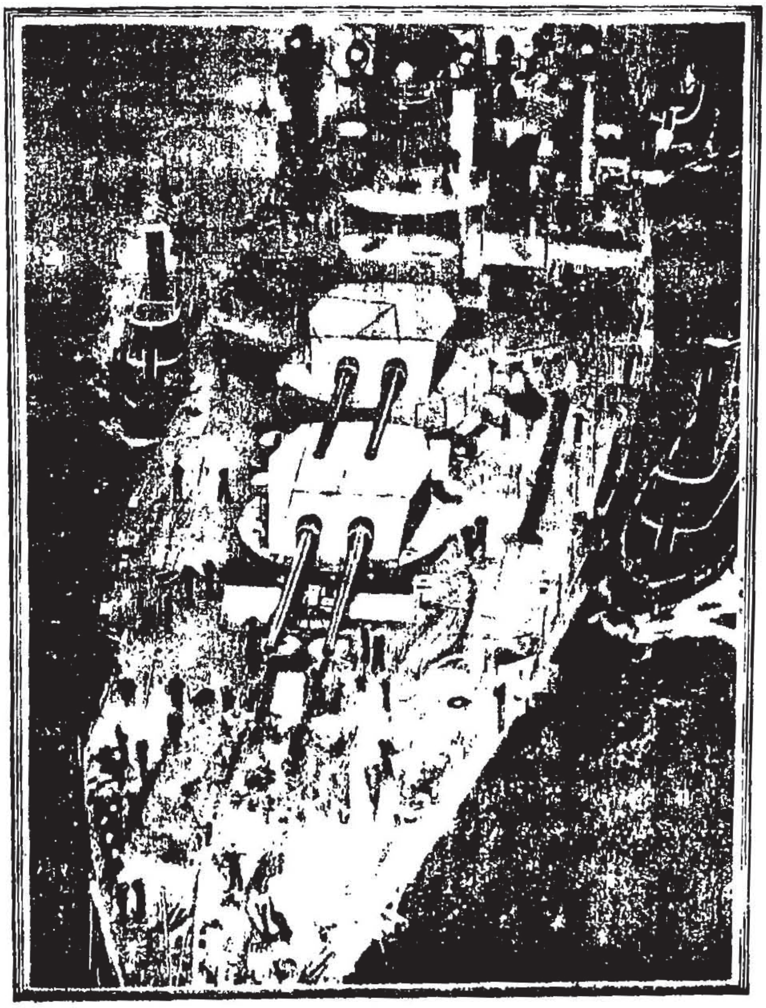

قیمت فی پرچہ

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مدير مسئول و خصوصي

احمد المكنى بابى الكلام الدهلوى

مقام اشاعت

٧ - ١ مكلاوڈ اسٹریٹ

كلكته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قيمت

سالانه ٨ روپيه

ششماهى ٤ روپيه ١٢ آنه

جلد ٢ | كلكته : چهارشنبه ١٩ ربيع الاول ١٣٣١ هجرى | نمبر ٨

Calcutta : Wednesday, February 26, 1913.

فهرس

— * —

تلغراف خصوصي ١

شـــذرات ٢

مقالهٔ افتتاحيه

حديث الغاشيه (١) ٥

مقـــالات

معجـــزه و خـــوارق (٢) ٩

فكاهـــات

مسلم يونيورسٹي كا نصاب تعليم

ادبيـــات

جـــواب شكـــوه از اقبـــال ١٢

مـــذاكرهٔ علميـــه (اسئلة و اجوبتها)

ريـــڈيـــم ١٣

شئـــون عثمـــانيه

فرانس سے ایک صـــداے انصـــاف ١٦

انگلستـــان اور اســـلام (٢) ١٧

مصـــر كي ڈاک ١٨

مراســـلات

اسـلام ١٨

نامـــوران غـــزوهٔ بلقـــان

عثمـــاني جنگي جهـــاز " باربـــروس " ١٩

فهـــرست زر اعانـــهٔ دولهٔ عليـــهٔ اسلاميـــه (١٢) ٢٠

تصـــاويـــر

— * —

مسٹر مظهر الحق بيرسٹرات لا (بانكي پور) ٣

چوتھي صدي هجري كي تحرير كا ايک ٹكڑه ١٥

عثماني جنگي جهاز " باربروس " كے بالائي حصے كا ايک منظر ١٩

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

(قسطنطنيه : ١٥ - فروري)

گيلي پولي ميں دشمنوں نے عقب سے حمله كيا - نهايت ذلت انگيز شكست كے ساتھه فرار پر مجبور هوے - ٨ - سو لاشيں اور ايک توپ ميدان جنگ ميں چھوڑيں - همارے ٨٠ - شهيد اور ١٠٠ - زخمي هوے -

ادرنا نوپل پر دشمنوں كي قوت بالكل ضعيف اور ناقابل ذكر هے - بلغاري فوج ميں رسد كي قلت ' اور فوجي بے دلي كے آثار شدت سے نمايان - تدابير و انتظامات كے نتائج عنقريب نمايان هونگے -

(مصباح)

(٢)

(٢٢ - فروري)

برف باري كي شدت سے گيلي پولي ميں دشمنوں كي نقل و حركت پر قدرتي بلا نازل هوگئي - سخت مصائب ميں مبتلا هوگئے - (انور بے) كي نسبت ابهي كوئي خبر نهيں - همارے خلاف گذشته عهد كے مفسدين سرگرم فساد هيں - ايک بهت بڑي سازش كا انكشاف هوا - پانچ مفسد ليڈر گرفتار كيے گئے -

(مصباح)

ايک پر منفعـــت كاروبار

— :❀: —

يا الهلال كي ايجنسي

— * —

الهلال گو هفته وار هے ' مگر اسكي ايجنسي مشهور روزانه اخبارات كے ايجنٹوں كيليے پر منفعت نهيں - اس وقت دهلي ' بانكي پور ' پٹنه ' جهانسي ' حيدر آباد ' وغيره مقامات كے ايجنٹ پچيس تيس روپيه بآساني ماهوار پيدا كرليتے هيں - پهر ايک صداے ديني و ملي كي اشاعت ميں معين هونے كا اجر اخروي اسكے علاوه - شرائط بهت ساده اور آسان هيں - ٢٥ - فی صدي كميشن كچهه كم معاوضه نهيں - بهت جلد خط و كتابت كيجيے -

(منيجر)

شذرات

چنـــدہ ھـــلال احمـــر

ایک خطـــرۂ عظیـــم

(۱)

اغاز اشاعت الہلال سے لوگوں کے بکثرت خطوط ہمارے پاس آتے رہے ہیں، جن میں ہم سے پوچھا گیا ہے کہ اعانۂ ہلال احمر کے چندے کو کہاں بھیجا جاے؟ اور فلاں فلاں ذرائع معتمد ہیں یا نہیں؟

بارہا اصرار کیا گیا کہ اسکا جواب الہلال میں دیں، تاکہ عام طور پر لوگوں کو معلوم ہوسکے اور جو حضرات اپنے لطف و نوازش سے اس بارے میں الہلال کے مشورے کو وقیع سمجھتے ہیں، انکے لیے موجب بصیرت ہو -

لیکن ہم نے آجتک الہلال میں نہ تو اس بحث کو چھیڑا اور نہ کبھی ذرائع ترسیل زر کی نسبت کوئی خاص راے دی -

جب کبھی لوگوں کے خطوط آئے، تو انکو جوابات دیدیے گئے اور حتی المقدور اسپر اصرار کیا کہ ۲۵ - پونڈ تک بھی رقم جمع ہوگئی ہو تو براہ راست ترکی بھیجدیں -

خود بھی ہم نے کبھی چندہ جمع کرنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ صرف ترغیب و تشویق ہی کو اپنے لیے کافی سمجھا - خود کلکتہ میں بھی جس قدر روپیہ جمع ہوا، مقامی انجمن ہلال احمر کے سپرد کردیا - اسی اثنا میں اپنے بعض اخوان طریقت اور احباب و مخلصین سے خاص طور پر اسکی تحریک کی نوبت آئی، اور ایک صحبت میں کچھہ روپیہ جمع ہوگیا - ان بزرگوں کی اصرار کے ساتھہ یہی راے ہوئی کہ یہ عاجز ہی اپنے ذریعہ سے روانہ کرے -

مجبوراً اس رقم سے الہلال کی " فہرست زراعانہ " کھولدی گئی اور باہر سے جو روپیہ خود بخود اکثر آجاتا تھا اور یا واپس کردیا جاتا تھا یا انجمن کے سپرد کردیا جاتا تھا، وہ بھی اسی میں شامل ہونے لگا -

ہم نے ارسال زر کے ان ذرائع کی نسبت جو ہندوستان میں موجود ہیں، کیوں بحث نہیں کی؟ صرف اسلیے کہ اسطرح کے امور میں ہم ہمیشہ سخت سے سخت احتیاط کو بھی ضروری سمجھتے ہیں - عام لوگوں کے جوش اور میلان کا کچھہ عجیب حال ہوتا ہے - وہ معاملات کو انکی اصلی اور محدود حالت میں دیکھنے کے عادی نہیں - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اشخاص کی غلطیوں کے افشاء کے ساتھہ، سرے سے اس کام ہی کے نسبت بے دلی پیدا ہو جاتی ہے، جسمیں وہ اشخاص بھی اور صدہا اشخاص کے ساتھہ شریک تھے -

یہ ایک نہایت ضروری نکتہ ہے، جسکی طرف سے کام کرنے والوں کو اغماض نہیں کرنا چاہیے -

پس اس بنا پر ہم نے اس تمام عرصے میں، باوجود طرح طرح کے مخالف امور کے جو چندے کی وصولی اور ارسال و طرق ارسال کی نسبت ہمیشہ پیش نظر رہے، خاموشی ہی کو اولی و مناسب سمجھا -

لیکن اب دیکھتے ہیں کہ خاموشی مصلحت سے گذر کر معصیت تک پہنچ گئی ہے - کیونکہ اس بارے میں ہماری معلومات ظن و قیاس نہیں، بلکہ اب یقینیات تک پہنچ گئی ہے -

پس مجبور ہوگئے ہیں کہ مسلمانوں کو انکی سب سے بڑی اسلامی خدمت اور مالی سرگرمی کیلیے علانیہ مشورہ دیں -

اس امر کے اظہار کیلیے کسی توضیح و تشریح کی ضرورت نہیں کہ جو روپیہ آج ترکی کی اعانت کیلیے باسم و حقیقت اعانت اسلام جمع ہو رہا ہے، وہ کس درجہ قیمتی ہے؟ بیوہ عورتوں نے اسکے لیے فاقے گوارا کیے ہیں، اور غریب ماؤں نے اپنے بچوں کے ہاتھوں سے پیسے چھین کر اسمیں شامل کیے ہیں - یہ روپیہ نہیں ہے، بلکہ دل و جگر کی قاشیں ہیں، جو اسلام پرستی اور عشق الہی سے بھرے ہوئے سینوں نے پیش کی ہیں، اور سچی اور حقیقی قربانیاں ہیں، جو اس صدی میں پہلی مرتبہ فرزندان اسلام کر رہے ہیں -

پھر اگر اس میں سے ایک پیسہ، پیسے کے اگر دس حصے ہو سکتے ہیں تو دسواں حصہ بھی ضائع جاے، اور اس مقصد میں صرف نہ ہو، جسکی امید اور ارزو میں وہ دیا گیا ہے، تو ہمارے دلوں میں ناسور پڑ جانے چاہئیں، اور ہم کو اپنے منہ سے خون تھوکنا چاہیے - انصاف کیجیے کہ جب ایک چکی پیسنے والی بڑھیا عورت اپنی دن بھر کی کمائی آپکے حوالے کرتی ہے، تو اسکو پورا یقین ہوتا ہے کہ یہ چند پیسے اسلام اور فدائیان اسلام کی خدمت و راحت میں صرف ہونگے، اور پھر چند دنوں کے بعد یہ یقین کرکے ایک نا قابل اندازہ روحانی خوشی حاصل کرتی ہے کہ اسکی دی ہوی رقم اس مقصد میں صرف ہوگئی - نہیں سمجھہ سکتا کہ اُس ذمہ داری کو کن لفظوں میں بیان کروں جو اُس بڑھیا کے اس مقدس یقین سے چندہ کی ترغیب دینے والوں، چندہ لینے والوں، چندے کی انجمنوں، تمام اخبارات، بلکہ تمام پرستاران خداے اسلام کے ذمے عائد ہو جاتی ہے -

مگر ایسا کہنا بے فائدہ ہے، کیونکہ میری بصیرت اور میرا علم مجھسے کہتا ہے کہ غریب بڑھیا کا ایمان اور اسکی نیت جتنی صحیح ہے، افسوس کہ اسکا یقین اتنا صحیح نہیں!

احباب یقین فرمائیں کہ اس بارے میں میرے احساسات جس درجہ درد انگیز ہیں، انکو بیان کرنے کی قلم اور الفاظ میں قدرت نہیں، اور علی الخصوص اس وقت، کہ دل کی طرح میرا جسم بھی سخت بیمار ہے -

اول تو اصولاً دیکھیے کہ حالت کیا ہے؟ چندے کا کوئی با قاعدہ انتظام نہیں، کوئی ارگنا ئزیشن نہیں، کاموں میں اتحاد اور باہمی تعلق نہیں - دینے والے ہاتھہ ہیں اور وصول کرنے والی جیبیں یا پھر وہ بنکیں، جہاں اپنے نام سے وہ جمع کرا دیں - جس شخص کا جی چاہتا ہے فرضی انجمنیں قائم کرلیتا ہے - چندوں کیلیے فہرستیں کھولدیتا ہے - نہ کوئی حساب وکتاب ہے اور نہ کوئی نگرانی و احتساب -

لیکن تاہم یہاں تک بھی مضائقہ نہ تھا اگر اس درجے سے بلند ہوکر نظروں کو دیکھنے کیلیے قابل اطمینان حالت نظر آتی، مگر اصلی رونا تو اسکا ہے کہ یہ بھی نہیں حالات عموماً چند در چند خدشات و خطرات سے محصور ہیں اور بہت سی حالتوں میں صریح اور بین طور پر نا قابل اطمینان - پھر زیادہ افسوس یہ ہے کہ انکی تشریح کر نہیں سکتا کہ وہی مصلحت کار خاموش رہنے پر مجبور کرتی ہے -

خیر، اس سے آگے بڑھیے اور فرض کیجیے کہ یہاں سے روپیہ بحفاظت تمام قسطنطنیہ کی " مرکزی ہلال احمر " میں پہنچ گیا اور وہانسے با قاعدہ رسید بھی آپکے پاس آگئی - یہ سعی و کوشش کی آخری سرحد ہے - لیکن طول طویل مراسلات، کافی جستجو و تحقیق، معتبر و موثق دلائل سے ستفسارات، پوری ذمہ داری

اور اپني راے کي عزت کو ملحوظ رکھنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اس اخري سرحد کے بعد بهي همکو اطمینان نہیں ! !

یہ نہایت دل شکن اور افسوس ناک خیالات هیں جو هم ظاهر کر رهے هیں - مگر ناظرین کو اس امر کا اندازہ هوچکا هے که هم اس قسم کے امور میں اپني رایوں کي قیمت کچهه نه کچهه ضرور قائم رکهنا چاهتے هیں - پس وہ سمجهه سکتے هیں که کوئی ایساهی یقین ' اور کوئي ایسي هي سخت مجبوري هوگي ' جس نے ان خیالات کے اعلان پر مجبور کیا : واللہ علی ما اقول شهید -

هم چار ماہ سے اس بارے میں قسطنطنیه کے بعض احباب سے خط و کتابت کررهے تهے - پهر اسپر اکتفا نه کرکے هم نے بعض ذمه دار اصحاب سے بهي خط و کتابت کي اور پچهلے دنوں ایک چهه صفحے کي چٹهي خود هزایکسلنسي محمود شوکت پاشا اور شیخ موسی کاظم افندي کو لکهي - اسمیں علاوہ اور امور کے دو صفحے صرف اسي بارے میں تهے - پهر تار کے ذریعه درخلاصۂ استفسار امور کا جواب نفیاً یا اثباتاً طلب کیا جو الحمد للہ که همکو پہنچ گیا هے -

اس وقت تمام عالم اسلامي سے اگر چند اخصّ الخواص مخلصین اسلام منتخب کیے جائیں ' تو انکي تعداد بہت زیادہ نهوگي ' مگر بہت کم لوگوں کو معلوم هے که ایسے لوگوں کي فہرست میں سب سے زیادہ نمایاں نام مصر کے پرنس (عمر طوسون پاشا) کا هوگا ' جو في الحقیقت ایک مخلص ترین خدمتگار ملت اور ایک سچا جاں نثار اسلام هے - یہ شہزادۂ غیور و اسلام پرست آج دو سال سے مرکز اسلام کے انتہائي مصائب میں جو گرانمایه خدمات انجام دے رها هے ' اسکي نظیر اس پوري صدي میں بمشکل ملیگي - طرابلس میں غازي (انور بے) کے پاس (با وجود هر طرف سے راہ کے مسدود هونے کے) هزاروں مجاهدین کیلیے سامان جنگ کي کثرت اور هر طرح کي ضروریات قیام و مکان کي موجودگي نے ایک عالم کو متحیر بنا دیا تها ' مگر یہ راز لوگوں کو معلوم نہیں که کون خاموش قوت تهي ' جو یہ سب کچهه مصر میں بیٹهے بیٹهے انجام دے رهے تهي ؟ یہ سب کچهه پرنس (عمر طوسون) کي فدا کارانه کوششوں کا نتیجه تها ' اور آج جنگ بلقان کے موقعه پر بهي وهاں جو کچهه هو رها هے ' اسي خدائے ملت و اسلام کي مجاهدات کا نتیجه هے -

هم نے اس بارے میں پرنس موصوف سے بهي مراسلات کیں اور ارسال زر کے متعلق خاص طور پر مشورہ طلب کیا -

قسطنطنیه کي موجودہ انجمن هلال احمر جنگ یونان کے زمانے میں قائم هوئي تهي ' لیکن اس زمانے میں بالکل سرکاري تهي اور جسقدر روپیه جاتا تها وہ یلدیز میں جمع کردیا جاتا تها - جنگ طرابلس کے شروع هونے کے بعد انجمن نے از سر نو کام شروع کیا ' لیکن اب سرکاري خزانے یا دفتر وزارت سے اسے کوئي تعلق نہیں ' صرف ایک انجمن هے جو عام پرجوش ممبروں اور بعض عہدہ داران سلطنت سے مرکب هے ' اور جس قدر ترکي میں اور ترکي سے باهر کي امداد سے روپیه جمع هوتا هے ' اسکو بطور خود اپني تحویل میں رکهکر زخمیوں کي خدمت ' طبي وفود کے ارسال ' اور شفاخانوں میں بیماروں کي خبرگیري کا انتظام کرتي هے -

حکومت کو اعتراف هے که جنگ طرابلس میں اسکے مشنوں نے عمدہ خدمات انجام دي تهیں -

سب سے پہلے ابراهیم پاشا اسکے پریسیڈنٹ بنائے گئے تهے ' پهر حلمي پاشا هوے - یہ انریري عہدہ هے ' نه که بحیثیت عہدہ سرکاري -

اپنے ذاتي شوق سے جو عورتیں کام کرتي هیں ' اور جنمیں بڑا حصه مصري اور یوروپین ترکي کي مهاجر عورتوں کا هے ' انکے علاوہ ایک جماعت یوروپین نرسوں کي بهي انجمن نے نوکر رکهه لي هے -

اب سب سے مقدم بات قابل غور یہ هے که یہ انجمن حکومت سے کوئي تعلق نہیں رکهتي ' پس اسکو روپیه دینا ' خواہ وہ کیسي هي مفید کام کرنے والي انجمن هو ' مگر حکومت کو روپیه دینا نہیں هے -

آپ یہي کہه سکتے هیں که قسطنطنیه کي ایک انجمن کو روپیه دیا ' مگر در اصل آپ اس یقین کے بهروسے هیں که اپنے ترکي حکومت اور دولت خلافت کو روپیه دیا -

یہ صاف بات هے (جیسا که هم نے محمود شوکت پاشا کو لکها هے) اور اسکو چهپانے کي ضرورت نہیں که مسلمانان هند کو هلال احمر کي غرض سے روپیه بهیجتے هیں ' مگر اس سے مقصود اصلي ترکي حکومت کي خدمت انجام دینا هے ' جسکو وہ اپنے عقیدے میں اسلام کي عزت کا محافظ سمجهتے هیں - پس ایسي حالت میں ضرور هے که انکي مدد حکومت کے هاتهوں تک پہنچے جو سمجهه سکتي هے که اس وقت مدد کے مستحق وہ زخمي هیں جو اچهے هوکر میدان جنگ میں جائیں گے ' یا وہ صحیح و سالم انسان هیں ' جنکے قوت و ضعف پر چند لمحوں کے اندر دائمي فتح و شکست کا دار مدار هے ؟

جنگ اي حالتوں کا آپکو یا هم کو تجربه نہیں اور نه علم - فرض کیجیے که آج پچاس هزار زخمي مرهم پٹي کے محتاج هیں ' لیکن ساتهه هي ایک هزار صحیح و سالم جنگ آزماؤں کو غذا کي بهي ضرورت درپیش هے ' اور اگر بر وقت نہیں ملتي تو عجب نہیں که ایک قیمتي زمین کا ٹکرہ هاتهه سے نکلکر فتح و شکست کا نقشه بدلدے - پس ایسي حالت میں ان پچاس هزار زخمیوں کي مرهم پٹي ضروري هے یا هزار آدمیوں کي زندگي ؟

هم هلال احمر کیلیے روپیه جمع کرتے هیں مگر پہنچنا چاهیے ایسے هاتهوں میں جو اصلي اور مقدم ضرورت کے لیے اسکو صرف کریں -

قوم کا ایک راستباز ' آزاد خیال ' اور قابل تعریف فرد :

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر اٹلا (بانکي پور)

جو آخر کے دو سالوں سے نہیں ' بلکه ابتدا سے اپنے سیاسي اعتقادات میں صراط مستقیم پر هیں ' جنہوں نے لیگ کے گذشته جلسے میں " سرت ابل سلف گورنمنٹ " کے بے معني نصب العین سے حق پرستانه مخالفت کي - وہ کلکته کے گذشته تین سال کے جلسے میں مسلمانان هند کے اصلي جذبات کے بہترین عمدہ ترجمان و وکیل تهے - فجزاہ اللہ تعالی عن المسلمین خیر الجزاء -

ہفتۂ جنگ

یہ ہفتہ بالکل خاموشی میں گذر رہا ہے - (حقی پاشا) کے سفر انگلستان کی نسبت طرح طرح کی افواہیں مشہور کی گئیں ، مگر بالآخر انہوں نے لندن میں ظاہر کردیا کہ میرے سفر کو ان افواہوں سے کوئی تعلق نہیں ، نیز ایڈریانوپل اور جزائر کو چھوڑ کر صلح کرنے کا بھی کوئی ارادہ اپنے ساتھہ نہیں رکھتا -

ایک اہم واقعہ ٹرکی کا مالی مسئلے کی مشکلات کو حل کرنا ہے -

موجودہ وزارت کے تدبر و دانشمندی کا یہ ایک دوسرا ثبوت ہے کہ مالی مسئلہ کے انتظامات میں وہ غیر متوقع کامیابی حاصل کر رہی ہے - ریوٹر نے اس بارے میں صرف اتنی خبر دی ہے کہ بارون اور پیرید کی زمین کی ضمانت پر (بلجیم) سے نصف ملین پونڈ قرضہ وصول کیا گیا ہے - نیز حکومت نے بہت سی چیزیں فروخت کردیں ، جن سے اتنی ہی رقم اور بھی وصول ہوگئی اور اس طرح سپاہیوں کی تنخواہ اور رسد کے وقتی انتظام کی طرف سے اطمینان ہوگیا -

لیکن فی الحقیقت جو انتظامات عظیمہ روپیے کے طرف سے اطمینان کامل حاصل کرلینے کیلیے (طلعت بے) نے بغیر استمداد دول یورپ کیے ہیں ، وہ اس سے زیادہ وسیع اور عظیم الشان ہیں ، اور امید ہے کہ جنگ کی ایک طویل مدت تک کیلیے حکومت کو مالی افلاس سے نجات مل جائیگی -

لیکن جبکہ دولت عثمانیہ جنگ جاری رکھنے کیلیے ان دقتوں سے روپیہ فراہم کر رہی ہے ، تو اُن مسلمانان ہند کو اپنا فرض نہیں بھولنا چاہیے ، جنہوں نے اُسے جنگ پر آمادہ کیا ہے -

بمبئی کے عثمانی قونصل کو جو اطلاعات قسطنطنیہ سے ملی ہیں ، انسے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل پر خفیف سی گولہ باری جاری ہے - کوئی بڑا مقابلہ نہیں ہوا - گیلی پولی اور بلیر میں ترکی قوا محکم و شدید ، اور دشمنوں کی قوت نقل و حرکت کی جرأت نہیں کرتی -

معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے طرف ہٹ کر گیلی پولی کی راہ بڑھنے کے ارادے میں بھی باغاریا و سرویا کو پوری ناکامی ہوئی ہے اور خبروں کا نہ آنا (بقول ایک مشہور انگریزی ضرب المثل کے) یہی معنے رکھتا ہے کہ اچھی خبر ہے -

مگر ہم کو یقین ہے کہ غازی (انور بے) کسی نہایت ہی عظیم الشان مخفی ارادے سے سرگرم کار ہیں ، اور گو ابھی خود قسطنطنیہ میں کسی کو معلوم نہوگا کہ وہ کیا کر رہے ہیں ؟ مگر عنقریب وہ اپنی محیر العقول اور نیرنگ ساز صورت میں دنیا کے سامنے ظاہر ہونے والے ہیں -

یہ کیسی تمسخر انگیز مگر شرارت و دسائس سے لبریز حرکت ہے کہ ادھر تو میدان کارزار گرم ، اور صلح برہم ہوچکی ہے ، اور ادھر البانیا کی تقسیم ، سقوطری کا الحاق ، رومانیا اور باغاریا کے مقبوضہ مقامات کے سرحدی نقشے ، اور تقسیم و تحدید کے مشورے طے پا رہے ہیں !

اسٹریا اور روس میں جنگی طیاریوں کی خبریں پھر گرم ہیں ، رومانیا اور باغاریا کی کشیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں ، مگر اُمید نہیں کہ ان بادلوں کی گرج اس وقت برس سکے -

۲۴ - فروری کا تار مظہر ہے کہ - ایڈریانوپل میں گولہ باری جاری ہے ایک باغاری آلہ ہوائی جسے روسی لفٹننٹ چلاتا تھا ترکی لین میں اترا اور گرفتار کرلیا گیا - ایک قوی بلغاری فوج جو کاڈیکوئی سے بڑھہ رہی تھی دو گھنٹے کی جنگ کے بعد پسپا ہوگئی - اسی وقت دشمن کی اور فوج بڑھی اور البسان کی پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا لیکن ترکی والنٹیروں نے رات کے حملے میں قبضہ واپس لے لیا -

اسٹریا و روس فوجی تیاری کر رہے ہیں جرمنی و فرانس فوجی طیاریوں میں سرعت کے ساتھہ کوشاں ہیں - ایم ڈیل کیس فرانس کی جانب سے سینٹ پیٹرسبرگ میں سفیر مقرر کیا گیا ہے جس سے پیرس میں بڑی خوشی ہوئی - مسٹر پانیکار کے تقرر پر فرانس کے ساتھہ روس نے دوستی کا مزید اظہار اسطرح کیا ہے کہ مسٹر پانیکار کو آرڈر آف سینٹ اینڈرو عطا کیا -

---

بانکی پور کے جلسے

گذشتہ سنیچر اور اتوار ہم نے بانکی پور میں بسر کیا ، اور کیا مبارک ہیں زندگی کی وہ گھڑیاں ، جو دل کی ایک ٹیس ، اور انکھوں کے ایک قطرۂ اشک کے ساتھہ بسر ہو جائیں !

بالعموم مسلمانان بانکی پور میں جو خود فروشانہ جوش و خروش ، اور اسلام پرستانہ ولولۂ و اضطراب اس موقعہ پر نظر آیا ، وہ ہمارے لیے ایک نہایت امید افزا منظر تھا - ہم نے دیکھا کہ آگ بھڑکی ہے ، تو تنور کا کوئی گوشہ تپش سے خالی نہیں ، اور دلوں کی صفیں ہر جگہ برہم ہیں - اسمیں کسی خاص شہر کی خصوصیت نہیں - البتہ آگ اسلیے ہے ، تا کہ اس سے کام لیا جاے ، اور کوئی ایسا چراغ روشن کرلیا جاے جو چولہے کے ٹھنڈے ہو جانے کے بعد بھی جلتا رہے - یہی ایک خیال ہے ، جسکی خلش موجودہ جنگ کے آغاز سے اس وقت تک ہمارے دل میں ہے ، اور انجام کار اللہ کے ہاتھہ میں ہے -

انجمن اسلامیہ بانکی پور کے جلسے میں اس عاجز کی تقریر " واقعۂ میلاد نبوی " پر تھی ، اور وہ صرف اسی غرض سے شام کو منعقد ہوا تھا - یہ جلسہ اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ قوم کے آگے ذکر میلاد کا ایک نیا نمونہ پیش کیا گیا -

عنوان تقریر : لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تھا -

دوسرے دن عیدگاہ کے میدان میں ہلال احمر کا جلسہ عام تھا - بیس ہزار آدمیوں کا اجتماع ، دانا پور تک سے جلوسوں کا پیدل آنا اور شریک جلسہ ہونا ، اللہ اکبر کی صدا ہاے پیہم ، اور پھر وہ محویت و بیخودی کی سرشاری ، جس سے مجمع کا کوئی کونہ خالی نہ تھا ، فی الحقیقت ایسے مناظر نہ تھے جو ہمیشہ میسر آئیں ، اور ایسی صدائیں نہ تھیں جو جلد بھلادی جائیں -

میں تمام بزرگان و کارفرمایان بانکی پور کو انکی اس مستحق صد تحسین و اتباع بیداری و خدمات جلیلہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور شکر گذار ہوں اُس پر جوش و خلوص استقبال اور اظہار محبت و نوازش کیلیے ، جو اس عاجز کیلیے انہوں نے ظاہر فرمایا ، اور جسکا ایک لمحہ کیلیے بھی اپنے تئیں اہل نہیں سمجھتا -

طلباے شہر کے جوش و محبت کے اظہارات خاص طور پر ہمیشہ یاد رہیں گے -

البتہ یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا کہ باہمی نزاعات و مناقشات اور فریقانہ منافسات کے مرض متعدی سے آجکل کی اسلامی خدمات کی مقدس فضا بھی خالی نہیں ، اور ہر جگہ کا یہی حال ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہلال احمر کے جلسہ کی اخری تقریر میں جو معروضات اس عاجز نے پیش کی تھیں ، بزرگان بانکی پور انسے اغماض نہ فرمائیں گے -

---

الہلال

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

حدیث الغاشیہ

— * —

(۲)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار
یا
یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

— * —

حزنی سادہ دل امروز دگر چوں ہر بار
بہ سخن ہاے فریب تو تسلی شد و رفت

جنوری کے اوائل میں میں نے لکھنؤ کی گذشتہ صحبتوں کی نسبت ایک افتتاحی مضمون لکھا تھا ' لیکن بعض دیگر مضامین کی اہمیت و ضرورت نے اسکو وقت پر شائع ہونے کی مہلت نہ دی - شاید سر دست اس بحث کو دوبارہ نہ چھیڑتا لیکن نواب وقارالملک بہادر کی تحریر گرامی نے (جو پچھلے دنوں علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوئی ہے ' اور جسکو ہم نے بھی الہلال میں نقل کیا تھا) ایک نیا موقع اس ذکر کا پیدا کردیا ہے -

میں اس وقت سخت بیمار ہوں اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ سطور لکھ رہا ہوں - اس بارے میں نہایت تفصیل سے بحث کی ضرورت تھی ' مگر اس وقت تفصیل ممکن نہیں - پس صرف چند ضروری امور کی طرف اشارہ کرونگا ' کیونکہ وقت نکلا جارہا ہے -

الہلال نمبر (۵) میں جو مضمون " حدیث الغاشیہ " کے عنوان سے نکلا ہے ' وہ در اصل اس لیڈنگ آرٹیکل کا ایک ابتدائی تذکرہ تھا ' جو میں نے لکھنؤ سے آکر لکھا تھا - میں نے اس مضمون کو اس تحمید ماثور سے شروع کیا تھا کہ : الحمد للہ الذي احیانا بعد ما اماتنا ' و الیہ النشور (حمد و ثنا اس قادر و قیوم کیلیے ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی عطا فرمائی)

فی الحقیقت ان جلسوں کے ذکر میں پہلی چیز جو سامنے آتی ہے ' وہ لیڈروں کے اس احباری و رہبانی اقتدار کے طلائی بت کا پارہ پارہ ہونا ہے ' جسکی مشرکانہ پرستش نے برسوں سے مسلمانوں کے اجتہاد فکر اور آزادی راے کو فنا کردیا تھا ' اور جسکے رعب و ہیبت کے آگے آجتک قومی قوت کو ظاہر ہونے کی جرات نہیں ہوتی تھی - قومی راے اور آزادی خیال کی یہ ایک قوت تھی ' جس نے پوری قوم کو ایک بے جان لاش بناکر لٹا دیا تھا ' لیکن لکھنؤ کے جلسوں میں اس لاش نے زندگی کی پہلی کروٹ لی - اور غالباً ہمارے لیڈروں کو پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ چاندی سونے کی قوت کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بھی بستی ہیں -

لیڈری کے اقتدار کا یہ بت عجیب الخواص تھا - یہ طلائی تھا ' اسلیے جب کبھی شملے کی چوٹیوں سے آفتاب نکلتا ' تو اسکا جسم ایک شعلۂ جوالہ کی طرح چمکنے لگتا - اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں - لیکن تاریکی میں اسکی صورت مہیب تھی ' اور دیکھنے والوں کیلیے خوفناک - لکھنؤ کے جلسوں میں اسنے اپنی دونوں صورتیں دکھلائیں - وہ چمکتا بھی تھا اور مہیب بھی بنتا تھا ' لیکن نہ تو آنکھیں خیرہ ہوئیں ' اور نہ لوگوں کے دل ہلے - بالآخر عاجز آکر مجبور ہوا کہ ایک عظیم الشان بت کا معبودانہ اقتدار و جلال چھوڑ کر ' عام انسانوں کی طرح عاجزانہ مکر و سازش کی کوششوں سے کام لے ' اور جس قوت کو میدان جنگ میں شکست نہ دیسکا ' اس سے سازش کے خیموں میں عہدہ برا ہو : کذلک نبلوہم بما کانوا یفسقون (۷ : ۱۲۲)

ہم اس امر کو اتنی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اب دہرانے کی ضرورت نہیں - ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قومی کاموں میں تنظیم اور تشکیل کیلیے جسدرجہ لیڈروں کی ضرورت ہے ' اس سے کہیں زیادہ انکا خود مختارانہ اقتدار مضر اور مہلک بھی ہے - اسلام دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تاکہ انسانوں سے اُن تمام اقتداروں کو چھین لے ' جنکے ذریعہ وہ تحکم اور جبر کے ساتھ غیر مسؤلانہ حکومت کرتے ہوں ' اور پھر خواہ یہ اقتدار دنیوی رؤساء کے ہاتھوں میں ہو ' خواہ مذہبی پیشواؤں کے حکومت کے ہاتھ میں ہو ' یا کسی بت خانے کے پوجاریوں کے قبضے میں ' کہیں ہو ' اسلام اسکا دشمن ہے ' اور اسکو شرک فی الصفات قرار دیتا ہے ' کیونکہ اسکے نزدیک غیر مسئول ہونا اللہ کی صفت ہے ' پس جو شخص اس صفت کو اللہ کے سوا کسی اور طاقت میں تسلیم کرتا ہے ' وہ خدا کی صفت میں دوسرے کو شریک کرتا ہے : ما کان لرجل ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون اللہ - (۳ : ۷۳) (۱)

وہ اس طرح کے اقتدار کو صرف " اللہ " کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے : (ان الحکم الا للہ) اور اسی کو دین قیم قرار دیتا ہے : (ذلک الدین القیم) پھر اگر اس اقتدار کا حق دنیوی امور میں کسی شے کو ہے ' تو وہ صرف قوت " شوری " یا جماعت کا اجماع و مشورہ ہے ' اور وہ بھی اپنے تمام اعمال میں احکام الہیہ کے تابع رہنے پر مجبور -

پس یہ ایک شرک جلی تھا ' جو ایک کھلی بت پرستی کی صورت میں تمام پیروان توحید پر مسلط ہوگیا تھا - ہر شخص ' جو (علی گڈہ) کو چندہ دینے کیلیے روپیہ رکھتا ہو - ہر شخص ' جسکے پاس علم کی جگہ چاندی سونا ہو - ہر دولت مند ' جو کسی اجتماع کے موقعہ پر ایک پر تکلف ڈنر دیسکتا ہو - ہر رئیس ' جسکے پاس سازشوں کیلیے بہت سی موٹرکاریں ہوں - ہر قیمتی پوشاک ' جسکی جیب بھاری ہو - ہر اوراز ' جسکے گرد ایک حلقۂ تحسین ہو ' غرضکہ ہر وہ شے ' جسکا وزن بھاری ' اور رنگ سنہری ہو ' اس امر کا قدرتی حق رکھتی تھی کہ سات کرور انسانوں کا اپنے تئیں معبود و مسجود ظاہر کرے ' اور قومی راے ' آزادی خیال ' حق و صداقت ' علم و فضل ' تجربہ و دانشمندی ' غرضکہ دنیا کی ہر شریف قوت سے جبراً اپنے آگے سجدہ کرائے - اسکی رائیں حکم ہوں ' اسکا حکم شریعت ہو ' اور اسکی شریعت غیر منسوخ : یفعل مایشاء و یختار :

وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیہا لیمکروا فیہا ' وما یمکرون الا بانفسہم وما یشعرون (۶ : ۱۲۴)	اور اسی طرح ہر انسانی آبادی میں ہم نے بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وہی ان میں بد اعمال بھی تھے ' تاکہ ان آبادیوں میں مکر و فساد پھیلائیں - حالانکہ وہ جسقدر مکر کرتے ہیں ' اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں (کیونکہ وہ انہی کے آگے آنے والا ہے) مگر وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے -

ہم نے لکھا تھا کہ اولین منزل لیڈروں کی لیڈری کا نہیں ' بلکہ اسکی ہیبت و سطوت کے تسلط کا بت ہے ' ایک مرتبہ بھی

(۱) یہ حق کسی انسان کو حاصل نہیں ' کہ خدا اسکو کتاب و عقل یا حکم و نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے احکام کی پیروی کرو اور اسطرح مجھکو پوجو !

اگر یہ دیوتا گرادیا گیا' تو پھر اس بساط پیشوائي کے تمام مہرہ ہاے اصنام خود بخود سرنگوں ہو جائیں گے - پس لکھنؤ میں جو اجتماع ہوا' وہ اس امر کا ثبوت بھی تھا کہ کم از کم اس مشرکانہ هیئت کا بت تو قومي راے کے گرز گراں سے مجروح ہو چکا ھے' اور اگرچہ گذشتہ ایک سال کے عرصے میں موسم کي تبدیلي کے آثار بالکل واضح اور ظاهر تھے' تاهم یہ پہلي شکست ھے جو قوم نے افراد کو دي' توقع سے زیادہ اور امیدوں کے برخلاف - اور قومي زندگي کي یہ پہلي آواز ھے جو مسلمانوں کي مجلس میں اٹھي' امید سے زیادہ قوي اور توقع سے زیادہ بلند - زنجیریں بہت بھاري تھیں' اور پاؤں مدتوں سے مقید - صیاد کا پنجہ سخت تھا' اور صید بظاهر کمزور' لیکن الحمد للہ کہ رہائي کي پہلي کوشش کا تجربہ بے اثر نہ رہا' اور بند کو ٹوٹے نہیں مگر ڈھیلے ضرور ہوگئے :

غالب تو ہو گئے ھیں وہ تاثیر عشق سے
موقع نکالنا سرے حکمت کي بات ھے

ہمارے عقیدے میں یہ انقلاب حالت ایک الهي کار و بار تھا' جو صرف اسلیے ہوا تاکہ عبرتوں اور بصیرتوں کا موجب ہو' تاکہ بہرے سنیں' اور اندھے بینا ہوں - تاکہ اس ابدي و ازلي قانون کا ایک نیا معجزہ تم دیکھو کہ حق اور صداقت کي آواز کو کوئي قوت روک نہیں سکتي' اگرچہ شیطان کے بڑے بڑے مظاہر جمع ہو جائیں - اور سچ ہمیشہ سے ایک ابھرنے والا جوہر ھے' اگرچہ جھوٹ کي بڑي بڑي چٹانوں سے اُسے دبا دیا جاے : و یحق اللہ الحق بکلمتہ و لو کرہ المجرمون (۵۲:۴۱) و ان في ذلک لذکری' لمن کان لہ قلب او القی السمع و هو الشهید (۵۰ : ۳۷)

(۲)

درخت سب بوتے هیں' لیکن هر شخص کي نصیب میں یہ نہیں ہوتا کہ پھل بھي کھاے - پس نہایت مبارک ھے وہ هاتھہ' جو تخم پاشي کے بعد هي اپنے دامن میں اسکے پھلوں کو بھي دیکھے - مسلمانوں میں نئي حرکت کي تاریخ تقسیم بنگال کي منسوخي سے شروع ہوتي ھے - اس سے پہلے صرف خال خال اشخاص تھے' جنکو کانگرسي' باغي' بے وفاے قوم' مفسد' اور اسي طرح کے بعض بعض اصطلاحات خاص سے یاد کیا جاتا تھا' مگر قوم کي قوم صرف اس شریعت پر عامل تھي کہ لیڈروں کي گاڑي کھینچئے' انکے هر حکم پر "سمعنا و اطعنا" کہکر سر بسجود ہوجائیے اور مسلمانوں کیلئے غلامي و استبعاد کي جو شریعت (پالیسي) انہوں نے مقرر کردي ھے' اس سے سر مو تجاوز نہ کیجیے کہ :

بے حکم شرع آب خوردن خطاست

(طحطاوي) نے (حاشیہ در المختار) میں مذاهب اربعہ کي تقلید کي نسبت غصے میں آکر لکھدیا تھا کہ : من کان خارجاً عن هذه الاربعة في هذ الزمان' فهو من اهل البدعة و النار اس سے بھي شدید تر حال ان نئے مجتہدین کي تقلید کا تھا کہ جو شخص انکي تقلید سے انکار کرے' وہ قطعاً قوم سے خارج اور گمراہ ابدي ھے - وہاں اگر اسپر "اجماع" ہوگیا تھا' تو یہاں بھي مسلمانوں کي "مسلمہ قومي پالیسي" پر "مجارتي" کا سواد اعظم تھا ؛ من شذ' شذ في النار!

پھر غور کیجیے کہ اس نئي حرکت کے بیج کو جگہہ پکڑنے' پھوٹنے' اور ابھر کر بلند ہونے کیلیے کتني مدت ملي ؟ اسباب ظاهري میں سے کیا سامان تھا' جو اِسے میسر ہوا ؟ زمین بظاهر نا موافق تھي' اور چند آوازوں کے سوا' جنکے دبانے کیلیے دولت' اجتماع' سازش' اور رئیسانہ و حاکمانہ اقتدار' تمام قوتیں مستعد تھیں' کون تھا جس نے آبپاشي کي ہو؟ اعزاز ظاهري اور رسوخ دنیوي جو هاتھوں میں ھے' ان میں سے ایک متنفس بھي نہ تھا جس نے ساتھہ دیا ہو' مگر با ایں همہ آپ نے لکھنؤ میں دیکھا کہ درخت پیدا ہوچکا ھے' اور اسکي شاخیں قوي اور تنومند هیں - پس یہ في الحقیقت ایک بہت بڑي نعمت و احسان الهي ھے' جسکے شکر میں گردنوں کو سر بسجود' اور زبانوں کو زمزمہ سنج تحمید و تقدیس ہو جانا چاهیے :

الحمد للہ الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا اللہ (۴۲ : ۷)

تمام حمد و تقدیس اُس خداے حکیم و قدیر کیلیے' جس نے اس راہ حق وحریت کي طرف هماري هدایت کي' اور یقیناً هم هدایت نہ پاتے' اور ضلالت سے نہ نکلتے' اگر اسکي هدایت بخشي کي نصرت هماري مدد نہ کرتي -

یہ بھي ایک ظہور تھا اس اعلان حق و معروف کي طاقتوں کا' جنکي طرف هم نے پچھلے دنوں " فاتحۂ جلد جدید " کے زیر عنوان اشارہ کیا ھے -

(۳)

ایک بڑي بصیرت جسکي صدا اس انقلاب حالت سے نکلتي ھے' یہ ھے کہ جو کوششیں حق اور سچائي کے اعلان کیلیے کي جائیں' خواہ زمانہ کتني هي انکي مخالفت کرے' لیکن وہ دریا کے پاني کي طرح اپني راہ خود نکال لیتي هیں' اور کبھي ان لوگوں کي محنت ضائع نہیں جاتي' جو اوروں کي معیت چھوڑ کر حق و صداقت کا ساتھہ دیتے هیں - کارساز قدرت کا وعدہ ھے کہ : " اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی " میں کسي کام کرنے والے کے کام کو ضائع و رائگاں نہیں کرتا - قرآن کریم میں هر جگہ " والعاقبة للمتقین " فرمایا گیا ھے' اور اسکے بھي یہي معنے هیں کہ دنیا میں انجام کار کي کامیابي صاحبان حق و معروف هي کیلیے ھے -

پس هم اُن تمام حامیان حق و معروف کو مبارکباد دیتے هیں' جنہوں نے پچھلے سال قوم میں آزادي خیال اور طلب حقوق کي تحریک پیدا کرنے میں حصہ لیا - اُس نصرت فرماے حق نے کسقدر قلیل عرصے کے اندر انکي سعي مشکور کے نتائج حسنہ انکو دکھلا دیے ؟

حق و صداقت کا اعلان کوئي آسان کام نہیں ھے - اس کے لیے بہت بڑے صبر و انتظار اور تحمل و ضبط کي ضرورت ہوتی ھے - کتني پاک هستیاں هیں' جنہوں نے دنیا میں اسکے بیج بوے' اور اپني بڑي بڑي زندگیاں اسکي آبپاشي میں صرف کردیں - پھر کتنے جانفروشان حق و صداقت هیں' جنہوں نے اپنے اشک هاے امید اور خونہاے حسرت و آرزو سے اس بیج کے پودے کو سینچا' مگر با ایں همہ انکي آنکھوں کو اسکے برگ و بار کا منظر دیکھنا نصیب نہ ہوا - نسلوں پر نسلیں گذر گئیں' جب کہیں جا کر وہ بیج بار آور ہوے -

آج مسلمانوں کي اعمال زندگي کي هر شاخ میں جو حالت ہو رہي ھے' وہ حامیان حق و صداقت سے ایسي هي قربانیوں کي طالب ھے' جو صبر و انتظار کي انتہائي قوتیں اپنے اندر رکھتي ہوں' اور نتیجہ کیلیے بے صبر نہوں' بلکہ اپنے کام میں منہمک و مشغول ہوں - هم ایک پوري قوم کو چاهتے هیں کہ از فرق تا بقدم بدل دیں - انسانی اعمال و معتقدات کا ایک نقشہ همارے سامنے ھے' هم چاهتے هیں کہ اسکو یکسر الٹ دیں - همارے سامنے ایک سر بفلک عمارت ھے' جسکي دیواریں پہاڑوں کي چٹانوں سے' اور جسکي چھتیں لوہے کي سلاخوں سے بنائي گئي هیں' هم چاهتے هیں کہ اسکو مسمار کردیں' اور ایک ایسي نئي عمارت بنائیں جسکي چھت هي نہیں' بلکہ بنیاد بھي نئي ہو - پھر اگر یہ ارادہ عظیم ھے' تو ضرور ھے کہ انتظار کي قوت بھي شدید' اور صبر کا پیمانہ بھي بڑا ہو - اس راہ کے مسافر

کي تسکین کیلیے یه بس کرتا ہے که راہ صحیح اور موصل الی المقصود ہے - کچھه ضرور نہیں که ھمارے ھي قدم منزل مقصود تک پہنچیں - ھم نہونگے ' مگر ھمارے نقش قدم پر چلنے والے منزل مقصود تک پہنچیں گے' اور جو سفر کا خط ھم نے کھینچ دیا ہے' وہ انکي کامیابي کے آخري نشان تک رھنمائي کریگا :

نفس نه انجمن آرزو سے باھر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ !

جب حالت یه ھو' تو پھر اس انقلاب کے ظہور کو کیوں نه ایک غیبي نصرت اور ایک احسان الہي سمجھا جاے ' جسکي کوششوں کے نتائج ایک سال سے بھي کم عرصے میں ظاھر ھوگئے ' اور جو بیج سالہا سال کے انتظار کي برداشت کے بعد برگ و بار لاتے ھیں ' انھوں نے چند مہینوں کے اندر ھي اپني ٹہنیاں پھیلادیں ؟ البته یه جو کچھه ھوا ' محض ایک ابتدائی مظہر نصرت ' اور مستقبل کا پہلا نمونه تھا ' پھر تغیر صرف ایک محدود دائرے کے اندر ھوا اور ابھي ھمارے اعمال اور اپنے ایمان و ایقان میں محکم تر ھو جالیں - کل سعي کي اسلیے ضرورت تھي که بہر حال سعي کرني چاھیے ' لیکن آج اسلیے ضرورت ہے که خود نتائج بھي سعي کي دعوت دے رھے ھیں - کل تک لوگ غافل تھے' پس ضرور تھا که انھیں ھشیار کیا جاے ' مگر اب لوگ آنکھیں مل رھے ھیں' پس ھم کو بھي اٹھنے والوں سے غافل نہیں ھونا چاھیے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشیں
که نیم گام جدائي ھزار فرسنگ ست

(٤)

اگر ھوا موافق نہو' دریا مہربان نہو' اور ستارے رھنمائي نه کریں تو کشتیباں کیا کرسکتا ہے ؟ لیکن تاھم کشتي اگر سلامت جاے تو کشتي چلانے والے کا حق تعریف کوئي چھین نہیں سکتا - جو تغیرات اس وقت مسلمانوں کے خیالات میں ھورہے ھیں ' وہ ایک قدرتي نتیجه ہے اُن تغیرات کا ' جنھوں نے چاروں طرف سے ھمارا محاصرہ کرلیا ہے ' تاھم جن لوگوں نے ان تغیرات کا ساتھه دیا ' اور

فکاھات

—:○(*)○:—

مسلم یونیورسٹي کا نصاب تعلیم

— * —

ھمارے لیڈروں کے مشغلے اب بڑھتے جاتے ھیں * که اب سازش کي بھي باقاعدہ تعلیم ھوتي ہے
ھماري مجلس قومي کے جب اجلاس ھوتے ھیں * تو اخلاقی قواعد میں بھي کچھه ترمیم ھوتي ہے
بتھائے جاتے ھیں کالج کے لڑکے صدر و پائیں میں * سکھائي جاتي ہے جو کچھه نئي اسکیم ھوتي ہے
اِدھر استیج پر سرگوشیاں ھوتي ھیں آپس میں * اشاروں میں اُدھر فرد عمل تقسیم ھوتي ہے
طلسم چشم و ابرو کے جو اسرار نہاني ھیں * نو آموزوں کو اُن کي دم بدم تعلیم ھوتي ہے
کسي پر تالیاں بجتي ھیں تحقیر و اھانت کي * کسي کي ھر ادا پر عزت و تکریم ھوتي ہے
کسي آزاد گو کے کان میں کچھه پھونک دیتے ھیں * که جس سے کچھه امید شیوۂ تسلیم ھوتي ہے
شکایت ھوتي ہے جب تشنه کامان تفاخر کو * تو پھر جام سفارت میں بھي کچھه تعمیم ھوتي ہے
یہاں تک تو خدا کے فضل سے ھم نے ترقي کي * اب آگے دیکھیے اِس فن میں کیا ترمیم ھوتي ہے

(نقاد)

و معتقدات کے وہ اصل اصول باقي ھیں' جنکے مقابلے میں جماعتوں اور گروھوں کے متفقه جہاد کي ضرورت ہے - میں اس تغیر کو اس لحاظ سے یقیناً اھمیت دیتا ھوں که وہ تغیر تھا ' اور مسلمانوں کي حالت مدتوں سے غیر متغیر ھو رھي تھي ' پس تغیر خواہ کتنا ھي ابتدائي اور ضعیف ھو' مگر جمود کي شکست کا مخبر ہے - ورنه اس بارے میں میرے خیالات بہت وسیع' اور پیش نظر مقاصد بہت بلند ھیں ' مشکل ہے که اس وقت اپني نظریں وھاں تک پہنچ سکیں - میں صرف اس نقطه پر توجه دلانا چاھتا ھوں که کام کرنے والے اپنے کاموں کیلیے اس تغیر کے تذکرے سے فائدہ اٹھائیں - انکي کوششیں اگر ابھي سالہا سال تک ایک ادنا سا تغیر بھي پیدا نه کرسکتیں' جب بھي الکو مایوس نہونا تھا ' چه جائیکه اسقدر جلد ایک سخت و نمایاں تغیر انکو کامیابي کا مژدہ دے رھا ہے' اور یقین دلا رھا ہے که محنتوں کے نتائج کیلیے زیادہ صبر و انتظار کي ازمایش نہیں ہے - پس وہ اپني ھمتوں کو اور قوي کریں' عمل کي رفتار تیز کردیں' اپني صدا کے سننے کے لیے دلوں میں استعداد پیدا کرائي - ضرور ہے که اس معلول کے " علل " میں انکو بھی شمار کیا جاے -

ھم سمجھتے ھیں که اس سلسلے میں سب سے پہلے نواب (وقار الملک بہادر) قبله کے اُس مضمون کا ذکر کرنا چاھیے' جو انھوں نے دربار دھلي سے آکر علي گدہ گزٹ میں لکھا تھا' اور جسمیں گو کسي اصول کے طرف دعوت نہیں دي گئي تھي ' مگر مسلمانوں کے " مسلمه قومي پالیسي " کے بت پر یقیناً اس سے ایک ضرب کاري لگي -

اسکے بعد شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے بعض مضامین (مسلم گزٹ) میں لکھے ' اور اسکا اعتراف کرنا چاھیے که انھوں نے تغیر خیالات میں سب سے زیادہ مدد دي - اسکے ساتھه ھي (مسلم گزٹ) کي اشاعت بھي قابل ذکر ہے ' جو الحمد لله که بدستور خدمت ملت میں سرگرم' و قلع و قمع استبداد سیاست میں مصروف پیکار ہے - اس سلسلے میں ھم اپنے شیوہ آفریں درست

مسٹر محمد علي کو بھي نہيں بھول سکتے ' جنھوں نے في الحقيقت يونيورسٹي کے معاملے ميں آزاد خيالي کي تعليم متصل اور پے ہم دي اور جسنے موجودہ حرکت کي تشکيل ميں بہت زيادہ مدد دي - فجزاهم الله تعالى عن الاسلام و المسلمين خير الجزا ' و وفقنا الله و اياهم كما يحبه و يرضاه في القول و العمل و الاعتقاد -

اس موقعہ پر يہ کہديفا ضروري سمجھتا ہوں کہ يہ جو کچھہ ہوا محض سياسي اعتقادات کا تغير ہے ' اور ميں اس وقت کا منتظر ہوں جب کسي صحيح مذہبي تبديلي کا ثبوت بين نماياں ہو ' کيونکہ بغير اسکے کوئي ہنگامۂ تغير ميرے لئے تشفي بخش نہيں ہوسکتا - البتہ چونکہ نئي گرفتاري کيليے پچھلي گرفتاري سے آزاد ہونا ضروري ہے ' اسليے اس تغير کو بھي اس سلسلے کي ابتدا سمجھتا ہوں - والامر بيدہ سبحانہ ' لہ مقاليد السموات و الارض -

(۵)

يہاں تک تو ہم نے لکھنؤ کے جلسوں پر اس حيثيت سے نظر ڈالي ہے ' جہاں تک انکا تعلق تغير خيالات ' اور قومي راے کے اظہار قوت سے ہے ' ليکن اب اس نتيجے پر بھي نظر ڈالني چاہيے جو اس معرکہ آرائي کے بعد پيدا ہوا -

افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ معرکہ ابتدائي ' اور حريف فرامرز تھا ' جنگ ميں علانيہ ہتياروں ہي سے نہيں ' بلکہ سازش و خدع کے چھپے ہتياروںسے بھي کام ليا گيا - اسليے با اين ہمہ اظہار قوت و مقاومت قوم کو شکست ہي قبول کرني پڑي -

تا ہم اس شکست کو شکست نہ سمجھنا چاہيے ' کيونکہ در اصل قوم نے اپنے حريفوں سے شکست نہيں کھائي ' بلکہ اس دھوکے ميں آکر تلوار رکھدي کہ اب مقابل حريف نہيں بلکہ خود اسي کے تيغ آزما ہيں - حريفان شاطر نے جب ديکھا کہ دست و بازو شل ہوگئے ہيں ' اور آيندہ جنگ کي طاقت نہيں ' تو پھر يہ تجويز کي کہ صلح کي ايک سازش گاہ منعقد کي جاے ' اور قوم کو خود قوم کے بھيس ميں آکر شکست دي جاے - بے خبروں نے يکايک ايک صداے صلح سني - نادان سمجھے کہ ہماري آواز ہے ' حالانکہ اب و لہجہ بدلا ہوا تھا مگر آواز انھي کي تھي ' جو اب اس ظاہر کا باطن ہوگئے تھے -

وہ حلقہ ہاے زلف کميں ميں ہيں ايخدا
رکھہ ليجيو ميرے دعوے وارستگي کي شرم

(٦)

اس اجمال کي تفصيل اب کيا کريں کہ وقت گذرگيا :

تو خود حديث مفصل بخوان ازين مجمل

تاہم نواب صاحب قبلہ نے يہ مضمون لکھکر گذرا ہوا ورق پھر الٹ ديا ہے - فونڈيشن کميٹي کا پہلا دن في الحقيقت " بزرگان قوم " کيليے ايک " يوم الفزع الاکبر " تھا - لوگوں نے ديکھا کہ الحاق " اور " مسلم " کے انتساب کا جھگڑا چکانے آے تھے ' يہاں ميجر سيد حسن بلگرامي نے اختيارات کی ايک نئی بحث چھيڑدي :

يہ بعد از انفصال اب اور ہي جھگڑا نکل آيا -

جاسے کے وقفوں ميں اس تجويز کے استرداد و ترميم کی پوري کوششيں کي گئيں ' اور اسٹيج کے ميدان ميں جسقدر حربے دکھلائے جاسکتے تھے ' ايک ايک کرکے سب سے کام ليا ' مگر معلوم ہوا کہ ڈھال چمڑے کي نہيں بلکہ پتھر کي ہے - نہ دور کے تير کام ديتے ہيں نہ سامنے کي تلواريں - لوگوں کے جوش و خروش کا يہ عالم تھا کہ تجويز کے خلاف تمام ہال سے ايک آواز بھي اوٹھنے والي نظر نہيں آتي تھي - اگر اس وقت ووٹ ليے جاتے تو نتيجہ معلوم تھا کہ کيا نکلتا - اسليے مصلحت نے سرگوشي کي کہ ايک دن کے وقفے کے بعد بقيہ کارروائي دوسرے دن پر ملتوي کردي جاے - يہي وقفہ قيامت کا وقفہ تھا :

ورنہ ہيں بھرے کو ياں خالي تفنگ

(۷)

جو جوش عام لوگوں نے طبقۂ مستبدين کے خلاف جلسے ميں ظاہر کيا تھا ' اسميں شک نہيں کہ اسميں بے اعتدالي اور تفريط ضرور تھي - ليکن چونکہ گيند بہت زور سے زمين پر پٹکا گيا تھا اسليے اسکے دور تک اچھلکر بلند ہونے کي بھي شکايت نہيں کي جاسکتي - قدرتي امنگوں اور قوتوں کو دبايئے گا تو اور زيادہ اچھل کر نمودار ہونگے - پھر جن لوگوں نے برسوں پھيکے پکوانوں سے اپني اونچي دکانوں کو سجايا تھا ' اگر آج ايک وقت کيليے ضرورت سے زيادہ نمک کھانے ميں پڑگيا ' تو کم از کم انکو تو شکايت نہ کرني چاہيے - اگرچہ يہ بے اعتدالي بھي تھي تو بے اعتدالي ہی کے جواب ميں :

محتسب خم شکست و من سر او :
سن بالسن و الجروح قصاص

(۸)

دوسرا دن گذشتہ کے ماتم اور آيندہ کي فکروں ميں بسر ہوا اور بالاخر اُس " شام بلا " کي تاريکي قيصر باغ کي برجيوں پر نمودار ہوگئي ' جسکي پردہ پوش تاريکي ميں نہيں معلوم کيا کيا کچھہ ہونے والا تھا - ياران شاطر نے اس تاريکي کي فرصت کو " مطالب براري " کيليے غنيمت سمجھا کہ رات بھر کي مہلت ميں کسي کي حريف نوازي اور نرم دلي جسقدر جرأت دلاے ' متمتع و کامياب ہو رہيے ' ورنہ پھر صبح ہجراں کا مطلعِ محشر نمودار ہونے کيليے سر پر کھڑا ہے -

کہ در تاخير آفتہا ' و عاشق را زياں دارد

اتنے ميں خبر اوڑي کہ (ہز آنر) کے ہاں (ڈنر) ہے - ہم نے کہا کہ انا للہ و انا اليہ راجعون - قومي طاقت کے ہزاروں آہني حربے ايک طرف ' اور ان نقرئي چھري کانٹوں کي جھنکار ايک طرف - حريت پسندوں سے پوچھا کہ کہيے ! اس ناوک کا بھي کوئي جواب آپکے ترکش ميں ہے ؟ جواب - لا کہ نہيں ' شکست کا اعتراف ہے ؛

چشم اگر اينست ' و ابرو اين ' و ناز و عشوہ اين '
الفراق اے ہوش و تقوی ! الوداع اے عقل و دين !

ليکن پھر ہم نے دل کو تسلي دي - اطباے قديم و جديد کا اتفاق ہے کہ چھہ گھنٹے کے بعد غذا کے جرم سے معدہ خالي ہوجاتا ہے - جلسہ رات کو نہيں بلکہ صبح آٹھہ بجے ہے ' اور انگريزي کھانا بوجہ سادہ و بے آميز ہونے کے قدرتي طور پر زود ہضم ہوتا ہے - اب ايسي بھي يہ غذاے نفيس کيا ثقيل ہوگي ' کہ صبح تک معدے ميں موزش رہے ' اور آوازيں نکليں تو حلق کي جگہہ معدوں سے !

مگر افسوس کہ دوسرے دن ہماري طبي معلومات ميں ايک انقلاب عظيم واقع ہوا - (طبي کانفرنس) کے آيندہ اجلاس ميں ہم اس مسئلہ کو پيش کرينگے - ہميں اب يقين ہے کہ غذا جتني نفيس و لطيف ہوتي ہے ' اتني ہي زيادہ ثقيل بھي ہوتي ہے - نيز اگر بقراط بھی کہيں ملیں ' تو ہم انسے اس بارے ميں لڑنے کيليے طيار ہيں کہ " شام کي غذا کم از کم دوسرے دن کي دو پہر تک تو ضرور معدے ميں موجود رہتي ہے "

[باقي آيندہ]

مقالات

معجزہ و خوارق

—:*:—

(۱)

—O:*:O—

معجزہ کے باب میں سب سے پہلی بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ "معجزہ دلیل نبوت ہے یا نہیں" ؟ آجکل کے زمانے میں جو سرمایہ "جدید علم کلام" کے نام سے فراہم کیا گیا ہے - اسمیں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہو سکتا - ہم چاہتے ہیں کہ سب سے پہلے اسی سوال پر نظر ڈالیں -

دراصل یہ راے مشہور مسلمان حکیم : (قاضی ابو ولید ابن رشد) کی کتاب سے ماخوذ ہے ' اسلیے پہلے ہم انکی راے بتمامہ نقل کر دیتے ہیں -

ابن رشد کے مقدمات

معجزہ سے جب نبوت پر دلیل لائی جاتی ہے تو مقدمات دلیل یہ ہوتے ہیں :

(۱) نبی سے معجزہ صادر ہوا -

(۲) جس سے معجزہ صادر ہوتا ہے وہ نبی ہوتا ہے -

مقدمہ اولی کا ثابت ہونا دو مقدموں پر مبنی ہے :

(الف) معجزہ ممکن الوقوع ہے اور واقع ہوتا ہے -

(ب) مدعی نبوت نے تعین کے ساتھہ معجزہ دکھایا - وہ کسی حکمت عملی یا صفائی مشق کا نتیجہ نہ تھا - نہ نظر بندی تھی - نہ تخیل تھا -

(۲) دوسرا مقدمہ - اسکا ثبوت بھی دو مقدمات پر موقوف ہے :

(الف) رسالت و نبوت کا وجود ہے -

(ب) معجزہ بجز نبی کے کوئی نہیں دکھا سکتا -

ابن رشد کی تقریر کے متعلق دو امر قابل لحاظ

حکیم ابن رشد کی طولانی تقریر سے جو مقدمات ہمنے نقل کیے ہیں ' انکے متعلق دو امر قابل لحاظ ہیں :

(۱) معجزہ کے معجزہ ثابت کرنے میں نہایت دقت و دشواری ہے -

(۲) جبتک مقدمات اربعہ ثابت نہو جائیں ' معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوسکتا -

ہم سب سے پہلے امر اول کیطرف توجہ کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ خود علامۂ موصوف نے اثبات نبوت کیلیے کونسی دلیل اختیار کی ہے اور اس میں کیا سہولتیں ہیں -

ابن رشد کی دلیل نبوت

واما الذي دعا به الناس وتحداهم به ' هو الكتاب العزيز ' فقال تعالى : قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن ' لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال : فاتوا بعشر سور مثله مفتريات - واذا كان الامر هكذا ' فخارقه صلى الله عليه وسلم الذي تحدى به الناس و جعله دليلا على صدقه فيما ادعى من رسالته ' هو الكتاب العزيز - (الكشف عن مناهج الادلة - صفحہ - ۷۷)

لیکن وہ چیز جسکے ذریعہ سے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انکے مقابلہ و معارضہ میں پیش کیا ' کلام پاک ہے - فرمایا اللہ رب العزت نے "کہدے اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اگر تمام جن و آدمی ملکر قرآن کی مثل بنانا چاہیں تو انسے نا ممکن ہے - اگرچہ انکا بعض ' بعض دوسریکا معاون اور مددگار ہو جاوے" اور فرمایا اللہ پاک نے "لاؤ ایسی دس سورتیں بناکر" جب یہ حال ہے تو وہ امر خارق عادت جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کے ثبوت میں پیش کیا صرف کلام مقدس ہی ہے

اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ ابن رشد نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مطلقہ اور رسالت عامہ کو صرف خدا کی الہامی اور مقدس کتاب سے ثابت کیا ہے اور آپ کے خوارق عادات میں سے محض قران پاک کو معجزہ تسلیم کیا ہے (یعنی قران کے مبارک ارشاد' بلیغ جملے' فصیح عبارت' بلیغ معانی' جامع ہدایتیں' پر تاثیر نصائح' مکمل تعلیمیں) اسکے نزدیک یہ جملہ امور صاف طریقہ سے بتاتے ہیں کہ بے شبہہ یہ کتاب خدا کی کتاب ہے اور صاحب کتاب نبی مامور ہیں پھر ان تمامی باتوں کے ساتھہ جب اسکا خیال اسطرف مائل ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے ' جاہل اور وحشی قوم میں پیدا ہوئے ' انہی میں پرورش پائی ' انہی میں ہمیشہ رہے اور باوجود اسکے ایسی کتاب پیش کی ' تو آپ کی رسالت کا پورا اور کامل یقین ہو جاتا ہے -

ويتاكد هذا المعنى بل يصير الى حد القطع واليقين التام اذا علم انه صلى الله عليه وسلم كان اميا نشأ في امة امية عامية بدوية لم يمارسوا العلوم قط ولا نسب اليهم علم ولا تداولوا الفحص عن الموجودات على ما جرت به عادة اليونانيين وغيرهم من الامم والذين كملت الحكمة فيهم في الاحقاب الطويلة (الكشف صفحہ ۸۰)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت پورے طور پر ثابت ہوتی ہے بلکہ یقین کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے ' جب یہ امر جانا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے ' ایک جاہل اور وحشی قوم میں پیدا ہوئے ' جنہوں نے کبھی علم کی طرف توجہ نکی اور نہ اسکی مشق کی - نہ کوئی علم انکی طرف منسوب ہوا ' نہ موجودات عالم کی تحقیق و جستجو کا انمیں رواج تھا اور نہ یونانیوں اور دوسری قوموںکا سا دستور تھا جنمیں حکمت کی تکمیل ہولی -

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ علامہ ممدوح نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونیکو نہایت شائستہ عنوان اور واضح برہان سے ثابت کیا ہے ' اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھکر کونسی دلیل قاطع و مانع ہو سکتی ہے ؟ یقیناً ایک مسلمان یا ایک معمولی منکر کو یہ دلیل نہایت آسانی سے مطمئن کرسکتی ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ کسی منکر دیرینہ یا ایک مخالف مناظر کی بھی اس برہان سے تشفی ہوسکتی ہے یا نہیں ؟ ہماری راے میں ہرگز نہیں ہوسکتی ' بلکہ جسقدر دشواریاں معجزات میں ہیں اتنی ہی دشواریاں اس راہ میں بھی ہیں - معجزات سے دلیل لانے میں اگر مقدمات اربعہ کا ثبوت نصب العین ہے ' تو کلام پاک سے استدلال کرنے میں مقدمات ذیل کا اثبات ضروری ہے :

ابن رشد کي دليل ان مقدموں پر موقوف هے

(۱) خدا کا وجود هے -
(۲) خدا مريد و متکلم هے -
(۳) نبوت کا وجود هے اور اُسکي ضرورت هے -
(۴) وحي کي حقيقت کيا هے -
(۵) کلام الله کس لحاظ سے معجزه هے -
(۶) اسکے مثل نه کوئي بناسکتا هے نه کسي نے بنايا -
(۷) بے مثل هونا منزل من الله هونيکي دليل هے -
(۸) نبوت پر اسکي دلالت قطعي هے -
(۹) اسکي عبارت فصيح و بليغ ' هدايات و تعليمات کامل اور سريع التاثير هيں -
(۱۰) آنجناب صلی الله عليه وسلم امي تھے -

معجزه کے ثبوت کيليے اگر چار مقدمے يا سات درکار هيں ' تو اسکے واسطے دس مقدمات کي حاجت هے - اور جب تک مقدمات عشره ثابت نهونگے ' کتاب الله کا دليل نبوت هونا ناممکن هے - پھر اگر تمام مقدمات بالفرض تسليم بھي کرايے جائيں ' جب بھي گفتگو ختم نهيں هوتي - ديگر انبياء کرام کي نبوت پر ايمان لانيکا کونسا ذريعه هوگا ؟ اگر انکي صداقت رسالت کا بھي عامة الناس کو اذعان کتاب و تعليم کے ذريعه سے دلايا جائے ' تو دوسرے مقدمات سے سبکدوشي نهيں هوتي -

(۱) هر نبي کے پاس کتاب تھي -
(۲) انکي تعليم کامل مکمل من الله تھي -
(۳) تعليم کي غايت خدا پرستي تھي -
(۴) انهيں تعليموں پر نبي عمر بھر قائم رها اور کبھي منحرف نهوا -

غرض ان مشکلات اور صعوبتوں کے ذهن نشيں کرنيکے بعد هر فهميده آدمي سمجھ سکتا هے که اس صورت سے نبوت کو ثابت کرنا کچھه کم مشکلات نهيں رکھتا - بلکه اسکا پايه اگر زياده نهيں تو کم سے کم معجزه کے برابر هے - علامه ابن رشد نے اگرچه مقدمات مذکوره ميں سے بعض بعض کو اعتراض کے قالب ميں بدلديا هے اور پھر انکے جواب دينے کي زحمت گوارا کي هے ' ليکن بغير اسکے که آنکے کلام پر کوئي تنقيد کيجائے ' يه کهديناکافي هے که اس دقت و طوالت اور تفصيل و توضيح کے ساتھه تو معجزات سے بھي مقصد حاصل هو سکتا هے -

اس جگهه يه ظاهر کرديناا بھي مناسب هے که هم دليل مذکور کو يا ديگر دلائل جنکو ائمه فن اور اساطين کلام نے اپني قابل قدر کتابوں ميں ذکر فرمايا هے ضعيف و کمزور نهيں سمجھتے اور نه معجزه هي کو اثبات نبوت کي قوي دليل جانتے هيں - بلکه جسطرح معجزه کے باره ميں برهان اني هونيکا عقيده رکھتے هيں - ويسا هي انکي بابت قطعيت اور واقعيت کا اعتقاد رکھتے هيں ' اگر کسي اعتبار سے معجزه کو آن پر فضيلت هے تو دوسري وجه سے آن ادله کو معجزات پر ترجيح هے - اگر آن سے نبوت کي اصليت اور حقيقت کھلتي هے تو اس سے اسکا خاصه اور مخصوص نشاني پهچاني جاتي هے - اور جس قسم کي مشکليں معجزه کيليے سد راه هيں اگر بالکل ويسي نهيں تو دوسرے رنگ کي دقتيں وهاں بھي قدم قدم پر ساتھه هيں - يه بھي هماري غرض نهيں هے که جو مقدمے پہلے مذکور هوئے هيں آنکا ثبوت ناممکن هے اور کسي کو آجتک انکے اثبات ميں کاميابي نهيں هوئي ' بلکه مطلب محض زحمت و اشکال کا دکھلانا هے - اور اس حيثيت سے دونوںکي يکساں حالت هے - بلکه بعض وجوه سے معجزه ميں صفائي اور وضاحت زياده هے - اسکو هم اخر مبحث ميں انشاء الله بيان کرينگے -

ميرے نزديک هر نبي کي نبوت تين طريقوں سے ثابت هوتي هے -

(۱) مقدس تعليمات برگزيده هدايات سے -
(۲) اسکي پاک زندگي کے پاکيزه حالات سے -
(۳) معجزات سے -

ايک خاص خيال سے مصنف کا زياده مخالفت نکرنا

کها جاسکتا هے که مستقل دلائل نبوت کے صرف دو طريق هيں - معجزات بطور شاهد اور مويد کے هيں ' معجزات آنکے ساتھه ملکر نبي کي نبوت کو واضح کرديتے هيں ' اور وه اذعان جو تعليم و نصائح پر غور کرنے سے پيدا هوتا هے ' اُسکو بهت کچھه بڑهاديتا هے جيسا خيال حکيم ابن رشد کا هے :

و اما الخارق الذي هو ليس في نفس وضع الشرائع مثل انفلاق البحر و غير ذلك يدل دلالة ضرورية على هذه الصفة المسماة بالنبوة و انما تدل اذا اقترنت الى الدلالة الاولى -

ليکن وه خرق عادت جو جنس قوانين شرائع سے خارج هے ' جيسے دريا کا پھٹنا وغيره ' تو اُسکي دلالت نبوت پر بديهي نهيں هے - بلکه انکي دلالت نبوت پر اُسوقت هوتي هے ' جب وه پهلي قسم کي دلالت کے ساتھه ملتے هيں -

پھر دو سطر کے بعد فرماتے هيں :

فعلى هذا ينبغي ان تفهم الامر في دلالة المعجزة على الانبياء ' يعني ان المعجزة في العلم و العمل هو الدلالة القطعية على صفة النبوة ' و اما المعجزة في غير ذلك من الافعال ' فشاهد لها و مقوي لها (الكشف صفحه ۸۹)

انبياء کي نبوت پر معجزات کي دلالت ميں اس امر کا سمجھه لينا ضروري هے که وه معجزه جسکا تعلق علم و عمل دونوں سے هوتا هے (کوئي کتاب وغيره) اُسکي دلالت نبوت پر قطعي هوتي هے - اور جسکا تعلق علم و عمل سے نهيں هوتا نه اسميں کوئي اخلاقي و روحاني اصلاح هوتي هے تو وه شاهد اور مقوي هے -

تو همکو اُس تقرير سے کچھه زياده مخالفت نهيں ' همارے مخاطب صرف وه لوگ هيں جنکا دلي اعتقاد يه هے که کسي نبي سے کوئي معجزه خلاف قانون جاري صادر نهيں هوا ' بالخصوص آنجناب صلی الله عليه و سلم نے کوئي امر ما فوق العادت تمام عمر ميں کبھي نهيں دکھايا - نه معجزه سے مسئله نبوت پر روشني پڑتي هے نه وه مثل شاهد و مويد کے کسي موقع ميں پيش کيے جاسکتے هيں - کيونکه همارا اعتقاد يه هے که معجزه نبوت کي مستقل دليل هے - اور کم از کم اسکي تائيد و تقويت کي تصديق سے تو کسي طرح انکار نهيں کيا جاسکتا -

ابن رشد معجزه کے منکر نهيں

يه بھي واضح رهے که علامه حکيم ابن رشد معجزات کے منکر نهيں هيں بلکه انکے کلام کا مفاد محض اسقدر هے که اس راه ميں چونکه اچ و پيچ بهت زياده هيں ' لهذا اسکو چھوڑکر دوسري شاهراه پر چلنا چاهيے اور اس سے علحدگي اختيار کرني چاهيے - وه خود صاف صاف فرماتے هيں :

و انت تتبين من حال الشارع صلى الله عليه و سلم انه لم يدع احدا من الناس ولا امة من الامم الى الايمان برسالته و بما جاء به بان قدم على يدي دعواه خارقا من خوارق الافعال مثل قلب عين من الاعيان الى عين اخرى ' وما ظهر

شارع صلي الله عليه و سلم کے حالات پر نگاه کرنے سے تمکو معلوم هوگا که آپ نے کسي شخص يا کسي گروه کو اپني رسالت کي تصديق اور ان تمامي چيزونکے ايمان کي طرف جنکو آپ لائے اسطرحسے نهيں بلايا که اپنے دعوی کے ثبوت ميں آپ نے کوئي خرق عادت دکھائي هو مثلا ايک

علی یدیه صلی الله علیه وسلم من الکرامات و الخوارق ما ظهرت فی ابتداء احواله من تحجر لن یتحدی بها (الکشف صفحه ۷۷)

جوہر کو دوسرا جوہر بدلدیا ہو (لکڑی کو سانپ بدلدیا ہو وغیرہ) اور جو خوارق آپ سے صادر ہوئے وہ ابتدائے حالات میں ظاہر ہوئے بغیر اسکے کہ آپ نے انسے مقابلہ کیا ہو -

اس تحریر کے بعد ہم اُن اعتراضات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو منکرین معجزات کی جانب سے پیش کئے جاتے ہیں - اسی ضمن میں ابن رشد کے مقدمات اربعہ مذکورہ کا بھی جابجا بیان آجایگا - جنپر معجزہ کا دلیل نبوت ہونا موقوف ہے -

اعتراضات جو مثبتین معجزات پر وارد ہوتے ہیں

معجزہ پر جو اعتراضات وارد کیے جاتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں - اکثر ایسے ہیں جنکا تعلق امکان وقوع سے ہے اور بعض ایسے ہیں جو استدلال سے متعلق ہیں ' چنانچہ ہم سبکو تفصیل سے بیان کرتے ہیں -

(۱) معجزہ چونکہ خلاف قانون قدرت ہے اسلیے نا ممکن ہے -

(۲) کسی خارق عادت کا وجود ہوا یا نہیں ؟

(۳) خرق عادت سے کیا مراد ہے ؟

(۴) مانا کہ کسی خارق عادت کا وجود ہوا مگر اسکا کیونکر اطمینان ہو کہ اسکے لیے دیگر اسباب مخفیہ نہ تھے ؟ بہت ممکن ہے کہ سحر یا شعبدہ یا مسمریزم کی مشق کا اثر ہو - منجملہ شرایط کے ایک شرط معجزہ کی یہ بیان کیجاتی ہے کہ کوئی شخص اسکا مقابلہ نکر سکے ' لیکن اسکا کیسے یقین ہوسکتا ہے کہ کوئی معارضہ نہیں کرسکتا اور دنیا میں ایک شخص سے بھی جواب نہوسکے سے کیا مراد ہے ؟ اگر یہ مراد ہے کہ اظہار کے وقت اسکا جواب نہو سکا تو اور بھی بہت سے کرتوتو [illegible] ہوگا - [illegible] سے جو باتیں ظاہر ہوتی ہیں اسوقت انکا کوئی مقابلہ نہ کرسکا - اور اگر یہ مراد ہے کہ [illegible] تک نہ ہوسکتا تو یہ پیشین گوئی کیونکر کیجا سکتی ہے کہ ہم آخر تک اسکی نظیر نا ممکن ہے ؟

اعتراضات مذکورہ کے جوابات

پہلا اعتراض

معجزہ چونکہ خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاتا ہے اسلیے نا ممکن ہے -

اس سوال کا جواب [illegible] پر مبنی ہے -

(۱) قانون قدرت سے کیا مراد ہے ؟

(۲) کوئی امر خلاف قانون فطرت نہیں واقع ہوسکتا - اسکے واسطے کیا دلائل ہیں ؟

(۳) کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں واقعہ خلاف قانون قدرت ہے -

قانون قدرت سے [illegible]

معترضین [illegible] ہیں

[illegible] کے مشاہدوں سے [illegible] ہوچکے ہیں [illegible] آگ کے دیکھنے [illegible] [illegible] ہو - [illegible] لیکن کوئی [illegible] [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] ہیں کہ ان میں کبھی [illegible]

پس [illegible] قوانین قدرت [illegible] اصول نظام [illegible] سلسلہ ہوجاتا ہے پیش [illegible] ہے [illegible] کرتے ہیں ' [illegible] معلول - سبب و مسبب ' [illegible] وسیع ہوجاتا ' جو [illegible] میں پھیلا ہو ہے [illegible]

نظام دائم ہے وہی عادت الہیہ ' سنت مستمرہ اور اصول فطرت کے لقب سے پکارے جاتے ہیں -

قرآن کریم سے استدلال

نیز معترضین قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں کہ کوئی واقعہ خلاف قوانین فطرت و ضوابط مقررہ نہیں ہوسکتا خداوند پاک نے خود اسکی نسبت اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ہے :

(۱) انا کل شیء خلقناه بقدر - ہمنے ہر چیز کو ایک خاص اندازہ سے پیدا کیا ہے -

(۲) وکل شیء عنده بمقدار - ہر ایک چیز اسکے نزدیک ایک مقدار معین پر ہے -

(۳) وخلق کل شیء فقدره تقدیرا - ہر چیز کو اسنے پیدا کیا اور اسکے لیے مناسب اندازہ مقرر فرمایا -

(۴) لا تبدیل لخلق الله - خدا کی خلقت میں تبدیلی نہیں ہے

(۵) ولن تجد لسنة الله تبدیلا - تو خدا کی عادت میں تبدیل نہ پائیگا -

(٦) ولن تجد لسنة الله تحویلا - خدا کے طریقہ کو ٹلتا ہوا تو نہ پائیگا -

(۷) سنة الله التی خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبدیلا - یہ خدا کا طریقہ ہے جو قبل سے چلا آتا ہے اور خدا کے طریقہ میں تو کچھہ تغیر نہ پائیگا -

[illegible] کی ان سات معتبر شہادتوں سے ثابت ہوگیا کہ خلاف فطرت امور کا واقع ہونا نہ صرف دشوار بلکہ نا ممکن اور محال ہے - خداوند ذوالجلال کے یہ سات قولی وعدے ہیں ' اور جو منتظم نظام اُس نے اپنی قدرت و حکمت کے موافق جاری فرمایا ہے یہ اسکا عملی وعدہ ہے - ایسی حالت میں اگر کوئی امر خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جائے تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ اسکا عمل قول کے بالکل مخالف ہے اور سب سے بڑا الزام کذب و خلف وعد کا عائد ہوگا جس سے اسکی ذات پاک ابداً بری ہے " -

[illegible] ہم نے جو کچھہ لکھا ہے - قانون قدرت کی تعریف اور دلائل میں معترضین کا اصلی استدلال ہے -

---

خون ناحق

[illegible] مسلمانوں [illegible] کے [illegible] اکر آپ [illegible] [illegible] خون ناحق کا مطالعہ [illegible] سواحل طرابلس پر [illegible] پیش کیا گیا ہے [illegible] میں پہنچکر [illegible] خان بہادر لسان العصر مولانا سید اکبر حسین صاحب جج الہ آبادی مدظلہ فرماتے ہیں " خون ناحق [illegible] [illegible] کی [illegible] کیا [illegible] [illegible] جائیگا [illegible] [illegible] میں [illegible] فاضل الہلال [illegible] اسکا مقابلہ نہیں کرسکتیں " [illegible] ۱۲۰ صفحے - قیمت مجلد [illegible] روپیہ چار آنہ [illegible] [illegible] ملنے کا پتہ :

محمد انور ہاشمی - مدیر صحیفہ ناظرہ

قل نورانی - میرٹھہ

ادبیات

—*—

جواب شکوہ

کا

اقبال

—:○(*)○:—

سازِ نیرنگ ہوں ہر تان نئی ہے میری * طرزِ آہنگ ہر اک آن نئی ہے میری
رنگ دنیا سے الگ شان نئی ہے میری * آگہی شیوہ ہوں پہچان نئی ہے میری
چشم نظارگئی انجمن آرائی ہوں
آئنہ خانۂ قدرت کا تماشائی ہوں

سرمۂ چشم تمنا ہے تماشا میرا * دلکش حسن ہے انداز تولا میرا
آفتاب فلک قدس ہے ذرا میرا * عقل کل سنتا ہے افسانۂ سودا میرا
رنگ لایا ہے میرا ذوق تکلم کیسا ؟
جوش زن رحمت باری کا ہے قلزم کیسا ؟

شان رحمت کی ادا ! میری شکایت دیکھو * آگئی کام مصیبت کی حکایت دیکھو
مجھسے ناچیز پر اسدرجہ عنایت دیکھو * ہم سخن بندے سے معبود ہے قسمت دیکھو
ایسی رحمت کے فدا شان کرم کے صدقے
طرزِ شفقت کے فدا شان کرم کے صدقے

جب بڑھا درد جگر آگئے لب پر نالے * پہنچے تا عرش برین دل سے نکل کر نالے
خوب جی بھر کے لگاتے رہے چکر نالے * راہرو پا کے مجھے بن گئے رہبر نالے
تیز رو ایسے کہ دم بھر میں اثر تک پہنچے
ایک پرواز ہی میں عرش کے در تک پہنچے

سچ ہے ہم تجھسے ترے لطف کے سائل ہی نہیں * ہو اگر آنکھ تو پردہ کوئی حائل ہی نہیں
ہم کو رونا ہے یہی ہم کسی قابل ہی نہیں * جلوہ افروز تو ہےؔ دلمیں ہو وہ دل ہی نہیں
ڈھونڈھنے والے نے جس چیز کو ڈھونڈھا پایا
مصر میں جذب طلب سے مہ کنعان آیا

پیرو فخر عرب دل سے اگر ہم ہوتے * کیوں پریشان صفت گرد سفر ہم ہوتے
سرمۂ دیدۂ ارباب نظر ہم ہوتے * خسرو کشور اقبال و ظفر ہم ہوتے
امت احمد نبی شان ہیں فقط کہنے کو
کفر آئیں ہیں، مسلمان ہیں فقط کہنے کو

راہ پر آئیں وہ ہمت ہی نہیں ہے ہم میں * ڈھالیں بتخانے وہ طاقت ہی نہیں ہے ہم میں
سختیاں سہنے کی جرأت ہی نہیں ہے ہم میں * بندہ بن جانیکی عادت ہی نہیں ہے ہم میں
دل میں رکھتے ہیں تو رکھتے ہیں ھجوم العاد
دین کے پودے جلاتی ہے سموم العاد

ناصیہ سائی کے آثار جبینوں میں نہیں * ذکر تک کعبے کا ہم دیر نشینوں میں نہیں
حق شناسی کے مضامین سفینوںمیں نہیں * داغ الفت جسے کہتے ہیں، وہ سینوں میں نہیں
ننگ دارین ہیں ہم امت احمد ہوکر
بندگی شیوہ نہیں بندۂ سرمد ہوکر

وہ نظر ہی نہیں قدرت کا تماشا کیسا ؟ * آنکھ رکھتے نہیں گلشن کا نظارا کیسا ؟
کرتے ہیں بندگی بت، ترا سودا کیسا ؟ * ہم جو مینوش نہیں، نشۂ صہبا کیسا ؟
عازم بتکدہ ہیں راہ حرم بھول گئے
تجھسے جو عہد کیا تھا آپ ہم بھول گئے

اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ رات کی بیداری ہے * وہ تضرع ہے نہ فریاد، نہ وہ زاری ہے
جنس ناکارہ غفلت کی خریداری ہے * گردش جام نرالی نئی مے خواری ہے
دل شیدا جو بغل میں نہیں سودا بھی نہیں
سرِ الفت جو نہیں داغ تمنا بھی نہیں

جسکو دنیا میں نہ پوچھے کوئی وہ فن ہم ہیں * جس سے بخیہ نہو وہ دہر میں سوزن ہم ہیں
جام ٹوٹے ہوے' اجڑے ہوے مسکن ہم ہیں * ایک بھی پھول نہو جسمیں وہ گلشن ہم ہیں
کوئی مونس نہیں' ہمدم نہیں' غمخوار نہیں
ہم ہیں وہ جنس' کوئی جس کا خریدار نہیں

آب وہ محفل نہیں' وہ خم نہیں' وہ جام نہیں * وہ طریقہ نہیں وہ ملت اسلام نہیں
عمل احمد مختار سے کچھہ کام نہیں * یہی باعث ہے جو راحت نہیں آرام نہیں
اپنی محفل میں نہیں روشنئی شمع ولا
ایک کے دل میں نہیں روشنئی شمع ولا

ذوق العاد ہے پابندی ملت کیسی * جانتے ہی نہیں ہوتی ہے شریعت کیسی
طرز اغیار پہ مائل ہے طبیعت کیسی * بے خبر رکھتی ہے کونین سے غفلت کیسی
فکر امروز نہ ہے کچھہ غم فردا ہم کو
ڈر ضرر سے ہے نہ بہبود کی پروا ہم کو

جتنے عالم ہیں عمل سے آنہیں بیزاری ہے * زہد کے جسم میں پوشاک ریاکاری ہے
قلب کے مدرسے میں درس حسد جاری ہے * کچھہ دوا جسکی نہیں وہ ہمیں بیماری ہے
دل میں ہے شوق صنم' نام زباں پر تیرا
جب یہ حالت ہے تو پھر ہے کوئی کیونکر تیرا

ننگ اسلام ہیں جتنے ہیں جہاں میں مسلم * کیسے پابند ہیں زنجیر زیاں میں مسلم
محو رہتے نہیں تکبیر و اذاں میں مسلم * روزے رکھتے نہیں ماہ رمضاں میں مسلم
بت پرستی کے خیالات تراویحوں میں
شرکت رشتۂ زنار ہے تسبیحوں میں

وہ خطا کار کہ ہم چلتے نہیں راہ صواب * آنکھہ رکھتی نہیں آنکھوںمیں ہدایت کی کتاب
کثرت جرم کی پروا نہ غم روز حساب * خانقاہوںمیں پیا کرتے ہیں غفلت کی شراب
قلب میں داغ محبت کا نہیں سوز نہیں
کیا اجالا ہو یہاں شمع دل افروز نہیں

کب ہے اسلاف کا دستور ہمارا دستور * ہم میں آزار کی خو رحم تھا ان کا دستور
دشمنی اپنا چلن انکا تولا دستور * خود وہ اچھے تھے تو اچھا تھا طریقا دستور
عشق کے داغوں سے گلزار تھے سینے اُن کے
تیری توحید کے دفتر تھے سفینے اُن کے

اب وہ ایمان نہ وہ جوش نہ وہ روزہ نماز * آرنی ورد زباں اور دلوں میں نہ گداز
وہ پرستش کا طریقہ نہ وہ انداز نیاز * جانب گلشن معنی نہ وہ شوق پرواز
باغ اندلس میں ہمارے وہ نشیمن نہ رہے
منہدم ہوگئے سسلی میں وہ مسکن نہ رہے

قوم اسلام میں توحید کی دولت نہ رہی * بادہ آشامئی خم خانۂ ہمت نہ رہی
دل کے آئینے میں تصویر صداقت نہ رہی * وہ محبت وہ مروت وہ حمیت نہ رہی
وہ نمازی ہیں نہ وہ شوق جبیں سائی ہے
ضعف اسلام کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ایک وہ عہد تھا قیصر بھی تھے فغفور بھی ہم * تابع حکم تھے جتنے تھے سلاطین عجم
کبھی باہر نہ پڑا سرحد کوشش سے قدم * بہر راحت تھا بس اک سایۂ شمشیر دو دم
ہر جگہہ جلوۂ توحید دکھایا کس نے
قطرہ پایا تو اسے بحر بنایا کس نے

آج اگر حال زبوں ہے تو الم بیجا ہے * قلب اقبال ہوا ہے تو اچھنبا کیا ہے
دیکھئے باغ اجڑتا ہے کبھی پھلتا ہے * تنگدل ہیں تو کریں صبر یہی اچھا ہے
جب بہار آتی ہے کلیوں کی چٹک کہتی ہے
کب ہمیشہ خلش تنگ دلی رہتی ہے

جناب صاحبزادہ مصطفی خاں صاحب " شرر "
ہوم سکریٹری ریاست رامپور

مذاکرۂ علمیّہ

اسئلہ واجوبتھا

ریڈیم.

— * —

(از جناب مولوي علي احمد صاحب از گجرات)

ایک عرصے سے (ریڈیم) کي نسبت یورپ کے رسائل میں مضامین نکل رہے هیں ' جنسے معلوم هوتا ہے که یه ایک نیا عنصر ہے جو دریافت هوا ہے - حال میں ایک اخبار نے کسي امریکن رسالے سے نقل کیا ہے که اسکي ایک ننھي مقدار کسي مشہور ڈاکٹر نے پیدا کرلي ہے - براہ عنایت آپ تحریر فرمائیں که یه کیونکر دریافت هوا ' اور اسکے خواص کیا هیں ؟

(الهلال)

بیسویں صدي میں علم الکیمیا کے انکشافات اسدرجه حیرت زا هیں که اگر آج سے دو صدي قبل کے واقعات هوتے تو وہ تخیل انساني کي فسانه طرازي سمجھے جاتے - ریڈیم جسکي نسبت آپ دریافت فرماتے هیں ان حیرت زا انکشافات کي ایک خاص مثال ہے -

(ریڈیم) چند ایسے صفات کا مجموعه ہے ' جنمیں سے بعض صفات دیگر عناصر میں کمیاب اور بعض نایاب هیں - اس اعجوبگي کا نتیجه یه ہے که اسکا صحیح تصور بغیر مشاہدہ کے ' ناممکن نہیں تو بیحد مشکل ضرور ہے -

امریکه کے ایک علمي رسالے (میکانک) نامي نے ایسے لوگوں کے لیے ' جنہوں نے ریڈیم کو کبھي نہیں دیکھا ' ایک قریب الفہم و محسوس تشبیه شائع کي تھي - وہ لکھتا ہے :

" تم تصور کرو که تمہارے پیش نظر ایک جنگي جہاز ہے - جہاز کے گرد و پیش میلوں تک ایک قسم کا گیس پھیلتا هوا چلا گیا ہے - جسقدر چیزیں گیس اور اسکے حدود کے اندر هیں ' انکو یه گیس هر چہار طرف سے محاط ہے - جہاز میں توپیں نصب هیں ' جنکے دہانے بندوقوں سے ۴۰ هزار گونه زیادہ سرعت کے ساتھه ' پیہم گولے برسا رہے هیں - جہاز میں بندوقیں بھي هیں - جن سے في ثانیه (سیکنڈ) ۱۷۵ - میل جانے والي گولیوں کي باڑھه لگي هوئي ہے - ان گولیوں سے شعاعیں نکل رهي هیں ' جو خون ' گوشت ' چرب ' استخوان ' بلکه آهن و سنگ میں بھي نفوذ کر رهي هیں - راہ میں جو چیزیں حائل هوتي هیں ' انکو شعاعوں کے امواج متلاطم تباہ کردیتي هیں - جہاز کے حوالي میں جو لوگ هیں ' انمیں کوئي صحیح و سالم نہیں - قریب و بعید کے اعتبار سے کوئي اندھا هو گیا ہے ' کوئی لنگڑا هو گیا ہے ' اور کوئي صرف جلگیا ہے -

اس جہاز کو تم اسقدر چھوٹا فرض کرو که ایک سوئي کے ناکے سے ان جہازوں کا ایک بیڑا نکلجائے - (ریڈیم) کے ذرات یہي چھوٹے جنگي جہاز هیں "

سنه ۱۸۹۵ ع میں رنٹجن (۱) نے جب اپني تحقیق کردہ شعاعوں کا اعلان کیا ' تو تمام علما نے ان شعاعوں کا راز دریافت کرنے کے لیے انکا نہایت انہماک سے مطالعه شروع کردیا - ان علماء میں موسیو پوانکرے (Pioncare) نامي ایک فرنچ عالم تھا - موسیو پوانکرے کو یه خیال آیا که ان شعاعوں میں اور اس چمک میں (جو ان شعاعوں کي تولید کے وقت پیدا هوتي ہے) کوئي تعلق ضرور ہے - موسیو مذکور نے اپنا خیال علما کے سامنے پیش کیا - روس کے ایک عالم (نیور گلاسکي) نے اس خیال پر نہایت توجه مبذول کي ' اور اس تعلق کي تفتیش کرني چاهي - (نیور گلاسکي) نے فوٹو گراف کي ایک تختي لي اور اس کو ایک سیاہ کاغذ سے لپیٹ کے اس پر شیشے کا ایک مربع ٹکڑا رکھا اور اس ٹکڑے پر کیمیاوي چونے کے چند دانے ڈالدیے - دوسرے دن اس نے تختي کو الٹ کے دیکھا تو اس پر سه گوشه شیشے کي تصویر کھنچي هوئی پالي - اس نے یه بھي محسوس کیا که شعاعیں شیشے کے کناروں پر منحرف هو جاتي تھیں - ان دو واقعات سے وہ حسب ذیل دو نتیجوں پر پہنچا :

(۱) (کیمیاوي چونے) کي شعاعیں کاغذ سے بھي نفوذ کر کے فوٹو گراف کي تختي پر اثر کرتي هیں -

(۲) یه شعاعیں رنٹجن کي شعاعیں نہیں هیں ' کیونکه اس طرح کا انحراف اُن میں مطلقاً نہیں هوتا -

گو نیور گلاسکي کو یه معلوم هوگیا که شعاعیں رنٹجن کي شعاعیں نہیں هیں ' مگر تاهم یه تحقیق نه کرسکا که یه کون سي نئي شعاعیں هیں ؟ نیور گلاسکي کے بعد ایک فرانسیسي پروفیسر (بکرل) نے ان نا معلوم الحقیقة شعاعوں کے تجارب شروع کیے - پروفیسر مذکور کو معلوم تھا که (اور ینیم) جن مادوں کے اجزاء میں شامل هوتا ہے ' وہ مادے بالخاصه روشن هوتے هیں - اسلیے اس نے اپنے تجارب میں کیمیاوي چونے کے بدلے (جیسا که نیور گلاسکي کیا کرتا تھا) اور ینیم کے مرکبات دھوپ میں رکھنے کے بعد شیشے پر رکھے -

یہي عمل وہ کئي دن تک کرتا رہا - ایک دن جب وہ تختي دھوپ میں رکھنے کے لیے تیار کر رہا تھا - یکایک ابر آگیا - آفتاب کے چھپ جانے کي وجه سے اس نے تختي ایک ڈبے میں مع اور ینیم کے نمک کے رکھدي - اتفاق سے ایک کنجي بھي تختي پر رہگئي تھي - کئي دن کے بعد پھر وہ ڈبا اسکو ملا - تختي کو الٹکے جو دیکھتا ہے ' تو اسمیں کنجي کي شکل بھي بني هوئي ہے ! یه حسن اتفاق کي ایک عجیب رهنمائي تھي -

اس واقعه سے اس نے یه نتیجه اخذ کیا که فوٹو گراف کي تختي پر (اور ینیم) کا نمک تاریکي میں بھي اثر کرتا ہے - اس واقعه کے بعد سے اس نے تختي کو دھوپ میں رکھنا چھوڑ دیا ' مگر اسوقت تک وہ شعاعیں نامعلوم الحقیقت تھیں - اسلیے اس نے تجارب کا سلسله برابر جاري رکھا -

پروفیسر مذکور نے اور ینیم کے مختلف نمکوں کا تجربه کیا مگر سب کا نتیجه ایک هي نکلا - البته ایک نئي بات یه دریافت هوئي که وہ معدني شے ' جس سے اور ینیم نکالا جاتا ہے ' خود اور ینیم سے زیادہ اس بارے میں شدید الاثر ہے - اس انکشاف نے بآساني اس نتیجے تک پہنچا دیا که اس معدني مٹي میں اور ینیم کے علاوہ کوئي جزء ایسا بھي ہے جو فوٹو گرافک تختي پر اثر کرنے والے اجزا کے علاوہ ہے -

(۱) رنٹجن مشہور جرمن مکتشف ہے ' جس نے سنه ۱۸۹۵ میں " شعاع نیرمرئي " کو تحقیق کیا - ان شعاعوں کا خاصه یه ہے که اجسام کثیفه انکے لیے حائل و حاجب نہیں هوسکتے ' اور ان میں سے گذر کر اپني روشني پہنچادیتي ہے - آجکل جسم کے اندر هڈیوں کي حالت اسي روشني کے ذریعه دیکھي جاتي ہے - منه

اس نتیجه کي اشاعت هوتے هي علما نے اس جزء کے علحده کرنے کي کوشش شروع کردي - اس کوشش میں کامیابي هوئي اور یه جزء اسکے محقق اول (پکرل) کے نام سے موسوم کیا گیا -

ان شعاعوں کي بابت یه بهي تحقیق هوا که انمیں منجمله دیگر خواص کے ایک یه خاصیت بهی هے که کهربالیت سے بهرے هوے جام کو خالي کر سکتي هیں - اس خاصیت کے دریافت هو جانے سے ریڈیم کي تحقیق میں بیحد مدد ملي ' کیونکه اب الیکٹر سکوب کا استعمال ممکن هوگیا -

(الیکٹر سکوب) ایک نهایت بسیط آله هے' جس سے کسي جسم میں کهربائیت کے عدم و وجود کے متعلق فیصله کیا جاتا هے - یه ایک شیشے کا ظرف هوتا هے جسکے منهه پر کارگ لگا هوتا هے - اس کارگ میں ایک مسي تار هوتا هے تار کے نیچے معمولی طلائي ورقوں سے زیاده باریک ' دو طلائي ورق هوتے هیں - یه آله جب کسي ایسے جسم سے لگایا جاتا هے ' جسمیں کهربائیت هوتي هے ' تو خواه مقدار میں کتنی هي کم کیوں نه هو ' یه دونوں طلائی ورق اس سے فوراً متاثر هوجاتے هیں - انمیں معاً کهربائیت پیدا هوجاتي هے ' اور ایک دوسرے سے الگ هوکر کهربائي اثر کا ثبوت قطعي دیدیتے هیں -

اس انکشاف کے بعد میڈم (کوری) نامي پولینڈ کی ایک فاضل عورت شعاعهاے پکرل کے مطالعه پر همه تن متوجه هوئي - اس مطالعه سے میڈم موصوفه کا مقصد اس ماده کا دریافت کرنا تها' جس سے یه شعاعیں پیدا هوتي هیں -

اسٹروي حکومت نے میڈم موصوفه کی اس بارے میں هر طرح کي اعانت کي - وه عرصے تک اپنے تجارب میں مصروف رهي اور بالاخر ایک نیا عنصر دریافت کیا جو فوٹو گراف کي تختی اور الیکٹر سکوب پر (اورینیم) سے بهی زیاده شدید اثر رکهتا هے - میڈم موصوفه پولینڈ کي رهنے والي تهی - اس مناسبت سے اس عنصر کا نام (پولینم) رکها گیا -

اس عنصر کے اکتشاف کے بعد بهي میڈم موصوفه نے عملیات کیمیاویه کا سلسله جاري رکها - یهاں تک که میڈم کوري اور اسکے شوهر نے متعدد کوشش سے (ریڈیم) کو تحقیق کیا -

(ریڈیم) کا سب سے پهلا ذره جو میڈم اور پروفیسر کوري نے نکالا تها' نمک کي طرح کا ایک چهوٹا سا ذره تها - یه ذره تاریکي میں چمکتا تها ' اور اسکي روشني اورینیم سے ۱۸ - لاکهه گونه زیاده تهي -

میڈم موصوفه کا طریق استخراج نهایت دیر طلب و پریشان کن هے ' اور اس طریقه سے مهینوں کي عرقریز کوشش کے بعد کهیں چند ذرے نکلتے هیں -

ریڈیم اور دیگر معدنیات میں یه فرق هے که ریڈیم جلد حل هو جاتا هے - اسکي اور دیگر معدنیات کي سرعت انحلال میں وهي نسبت هے' جو رفتار میں ایک بیل گاڑي کو اکسپریس ٹرین سے -

ریڈیم کی عمر کے متعلق علماء کیمیا کا تخمینه هے که وه زائد سے زائد ڈهائي هزار سال تک رهسکتا هے - اسي بنا پر خیال کیا گیا هے که ریڈیم کسي دوسرے ماده سے پیدا هوتا رهتا هے ورنه اب تک فنا هوگیا هوتا - گو وه ماده جس سے ریڈیم پیدا هوتا هے اب تک غیر معلوم هے -

دوران تحلیل میں ریڈیم سے مختلف رنگوں کي شعاعیں نکلتي هیں - جو یوناني ابجد کے تین حروف : الفا ' بٹا ' اور گما ' کے نام سے موسوم کي گئیں هیں -

(شعاعهاے الفا) نهایت چهوٹے ذرات هیں جو ایجابي کهربالي سے نالق هیں - ان ذرات کي شرح رفتار ۱۵ - هزار في ثانیه هے - ان ذرات کا حجم هیڈرو جن کے جواهر سے دو گونه زیاده هوتا هے -

(شعاعهاے بٹا) - وه ذرات هیں جو سلبي کهربالي سے پیدا هوتے هیں - ان ذرات کا حجم (هیڈرو جن) کے حجم سے هزار گونه چهوٹا هوتا هے - ان ذرات کي شرح رفتار روشني کي شرح رفتار کے برابر هے - (روشني کی شرح رفتار في ثانیه ۳ - لاکهه کیلو متر هے -)

(شعاعهاے گما) در حقیقت رنٹجن هي کي شعاعیں هیں -

چوتهی صدي هجری کي تحریر کا ایک ٹکره

یعني علامهٔ سید (شریف الرضي) المتوفی سنه ۴۰۴ - جامع کتاب (نهج البلاغه) کے هاتهه کي تحریر' جو علامه موصوف کے خود نوشته نسخه نهج البلاغه کے آخر میں موجود هے -

شئون عثمانیہ

انکا ایک خاصہ یہ ہے کہ انکی راہ میں جب کوئی شے حائل ہوتی ہے، تو اس شے ' اور شعاعہاے بیٹا کے تصادم سے ' (شعاعہاے گما) پیدا ہو جاتی ہیں -

ریڈیم سے ایک قسم کا گیس بھی پیدا ہوتا ہے - اس گیس کے خواص کے متعلق اسوقت تک صرف اسقدر معلوم ہوسکا ہے کہ جو شے اس سے مس ہو جاتی ہے' اسمیں بھی شعاع انگیزی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے -

خالص ریڈیم صرف ایک ذرہ ہے جو میڈم و پروفیسر (کورے) کی عرقریز کوششوں کا نتیجہ ہے - اسکے علاوہ ریڈیم کی جسقدر اور مقدار ہے' وہ (اکلور) و (بروم) نامی دو عنصروں سے ملی ہوئی ہے -

ریڈیم تمام مادوں سے زیادہ گراں بہا ہے - اسکی گراں بہائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک چھوٹے سے ذرے کی قیمت ' جو خوردبین کی مدد کے بغیر نہیں دکھائی دیسکتا ' ٥ - ہزار ڈالر ہے -

اس مادہ میں عجیب ترین شے وہ دقائق کہربائے سلبی ہیں جنکا اصطلاحی نام (شعاعہاے بیٹا) ہے - ان دقائق کی حرکت سے ایک قسم کی برقی رو پیدا ہوتی ہے - تلغراف لاسلکی (وائر لیس ٹیلیگراف) کی بنیاد انہی تموجات پر ہے جو ان ذرات کی حرکت سے ایتھر میں پیدا ہو جاتے ہیں -

اسکی قیمت کی گرانی اور خواص کی اعجوبگی سے تاجر و عالم ' دونوں واقف ہیں ' اور اگر کبھی ریڈیم کے کسی ذرے کو صدمہ پہنچتا ہے تو اسکی خبر گھر گھر پھیل جاتی ہے -

---

فرانس سے ایک صداے انصاف

—*—

ترکوں کے حق میں

—*—

فرانس کے ایک مشہور اهل قلم اور صحافی (١) موسیو (جوریس) نے حال میں ایک مضمون اخبار (لامینتا) میں شائع کیا ہے ' جسکا عنوان (انصاف کا ایک ذرہ !) ہے - ہم چاہتے ہیں کہ اسکا خلاصہ شائع کردیں - وہ لکھتا ہے :

کیا لوگ مجھے اسلیے ملامت کر رہے ہیں کہ عثمانیوں کے ایک گرمجوش اور سچے دوست کی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں ؟ افسوس ! صد افسوس ! !

میرے لیے اس سے بہتر اور کیا تھا کہ میں نے زیردستوں کی طرف اس میلان کے ظاہر کرنے کی جرات کی ' جسکو میرا سینہ چھپائے ہوئے تھا ؟ یہ کیا ہے کہ میں کسی طرف سے طاقت اور قوت کے نام پر خروش تحسین کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سنتا ؟ میرے کانوں میں طلب ہاے حقوق اور فتح و ظفر کی آواز بازگشت کے علاوہ کوئی آواز نہیں گونجتی ؟ گویا دنیا میں تلوار کی چمک ہی ایک روشنی ہے' جس سے اِنسانی نظریں ضیاء اندوز ہو سکتی ہیں ! !

میں اس امر سے انکار نہیں کرتا کہ ان الم انگیز و غم خیز واقعات کے (جو ہمارے زمانے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں) ناگوار نتیجے کے ایک حصہ کی ذمہ داری دولت عثمانیہ کے کاندھے پر بھی ہے - اِسکے علاوہ وہ ایک طویل مدت تک عہد استبداد کا جوا لادے رہی ' جس نے اس کو اس سخت پست درجوں تک پہنچا دیا اور اسکے قویٰ کو کمزور کر دیا -

مگر عثمانیوں کے شدید ترین دشمن بھی اس امر سے انکار نہیں کرسکتے کہ شرف و عزت نفس عثمانیوں کی ایک فطری خصوصیت ہے ' پس اگر یورپ میں ذرہ بھر انصاف ہوتا ' تو وہ انکو عصر جدید کے اقتباس مبادی میں مدد دیتا - لیکن یورپ نے اسکے بدلے شقاق و فساد کی تخم پاشی کو ترجیح دی اور سختی کو کام میں لایا ' تاکہ وہ ایسی دلیلیں اور عذر پیدا کرسکے ' جنکے ذریعہ درشتی و قسارت آمیز مداخلت کے لیے راستہ صاف ہو جاے -

ریاستہاے بلقان نے اس فرصت اضطراب کو مغتنم شمار کیا اور بلقانی عیسائیوں کو آزاد کرنے کے دعوے سے اُن بھیڑیوں کی طرح دولت عثمانیہ پر ٹوٹ کر' اسکے جسم کو ان دول یورپ کی موجودگی میں نوچنے لگیں ' جن کے امکان میں تھا کہ بلقانی عیسائیوں کی خوش حالی کے لیے دولت عثمانیہ سے کوئی ضمانت لے لیتیں -

یورپ یوروپین صوبوں سے جو کچھہ لے چکا ہے ' اسکے بعد دولت عثمانیہ کے ایشیائی صوبوں کی باری عنقریب آتی ہے - کیونکہ اب یہ بھوکے بھیڑیے اپنے دانت نکالے وقت مناسب کے انتظار میں بیٹھے ہیں -

دنیا میں کسی عظیم الشان قوم کا عالم اقبال سے رو بہ زوال ہونا دلوں کے لیے سب سے بڑا الم انگیز واقعہ ہے - گو وہ اپنی زندگی میں بعض لغشزشوں کی بھی مرتکب کیوں نہ ہوئی ہو - جب ہم تاریخ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کی سلطنت چند لغزشوں کی مرتکب ہوئی تھی ' مگر جوں ہی اس نے ہمتیں صرف کرنا اور افتادگی سے اٹھنا شروع کیا ' ویسے ہی اس پر وہ تمام بھوکے بھیڑیے ٹوٹ پڑے' جو اسکے گرد و پیش گھوم رہے تھے اور فوراً اس خوف سے کہ کہیں اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو جاے اس کا جسم نوچنا شروع کر دیا - یہی حالت بعینہ دولت عثمانیہ کی ہے -

اس نے بھی جوں ہی گذشتہ زمانہ کے کثافتوں کو اپنے جسم سے زائل کرنے کے لیے دامن جھاڑا ' فوراً سب کے دلوں میں طمع و حرص سرایت کر گئی ' اور اس خوف سے کہ اگر اسکو اپنی پراگندگی کی فراہمی کا موقع دیا گیا' تو یہ طلائی فرصت ہاتھہ سے نکلجاے گی - اپسمیں (باایں ہمہ دیرینہ عداوت و بغض) سازشیں شروع کردیں - لیکن بہر حال میں اس سیاست کو سخت ناپسند کرتا ہوں' کیونکہ یہ اس سنگ دلی کے قریب اور ان پست مطامع کی علامت اور نتیجہ ہے' جو تمام عالم پر چھائی ہوئی ہے -

افسوس ! انسانیت پسند جماعت اور سوشیلزم خواهشوں کا بازو اسقدر قوی نہیں ہے کہ ان مطامع سافلہ ' قسارۃ سبعیہ' اور خدع و فریب کے مقابلہ میں کھڑی ہو سکے -

انسان کے لیے سخت مشکل ہے کہ وہ حماقت و بیحیائی کے اُسدرجہ کا تصور کرسکے' جو مسئلہ مشرقی کی نسبت یورپ میں حالات کی رفتار کو بدنما کر رہی ہے - صرف یہی مسائل انصاف سے خالی

---

(١) اردو زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو انگریزی لفظ "جرنلسٹ" کی جگہ استعمال کیا جاسکے ' اور ان لوگوں کی نسبت کہا جاسکے جو گو کسی اخبار کے ایڈیٹر نہیں ہیں ' لیکن مستقل طور پر مضمون نگار ہیں - آجکل عربی میں اسطرح کے لوگوں کو " صحافی " کہتے ہیں - جو پہلے جلد ساز کو کہا کرتے تھے - کوئی مضائقہ نہیں اگر اردو میں بھی یہی لفظ رائج ہوجاے -

نہیں ' بلکہ تمام مسائل کی ایسی ہی حالت ہے - انمیں ایک مبدء اساسی بھی ایسا نہیں ملیگا ' جو انکے خیالات کی ضلالت پر نگران یا مسلط ہو -

ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ ایک طرف تو ایک اسلامی شہر (ادرنہ) کو دولت عثمانیہ سے ڈرا دھمکا کے چھین لینا چاہتا ہے - دوسری طرف جزائر ارخبیل کو یونان کے ساتھ ملانے کے لیے جنسیت کے حقوق کو ذریعہ قرار دیرہا ہے -

خلاصہ یہ کہ یہ غلط سیاست اعتدال و تفکر اور انصاف سے بالکل خالی ہے - پس اگر بلقانی وکلا اس عظیم الشان ہولناک تساہل کی قدر کرتے ' جو عثمانی وکلا نے دوران اجلاس کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اور صلحنامہ پر دستخط کر دیتے ' تو مقدونیہ ' ایپرس ' کریٹ ' اور البانیا اور ترجنا کا ایک حصہ انکے قبضہ میں باسانی آجاتا - ریاستہاے بلقان کے لیے یہ مناسب تھا کہ رومانیا کی مداخلت کا خوف نہ کرتیں ' اسلیے کہ اس ریاست کے لیے یہ نہایت مشکل ہوتا کہ اختتام جنگ کے بعد تلوار علم کرکے غنیمت میں اپنا حصہ بزور حاصل کرے -

" اسلام جزیرہ نماے بلقان پر خیمہ زن تھا " یہ ایک افسانہ ماضی ہو جاتا اگر ریاستہاے بلقان ' جو کچھ انکی قسمت میں تھا ' اس پر راضی ہو رہتیں - اس صورت میں کام کرنے کے لیے انکے سامنے ایک وسیع میدان تھا - خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ باشندگان شہر کی یک جنسی ان قوتوں کے مادے از سرچشمہ تھی ' جنہوں نے اسکے لیے دولت عثمانیہ پر حملہ آوری کا راستہ تیار کردیا -

بلاد عثمانیہ کی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - کیونکہ وہ متعدد متضاد اقوام پر مشتمل ہیں ' جنکے جنس اور عقائد ایک دوسرے سے مختلف ہیں ' اور اب کل مقدونیہ ' دراتیا ' سالانیک ' مناستر ' اسکوب ' میں آباد ہونے والے متعدد عنصروں نے باہم اتحاد کی مہم ' بلغاریا ' سرویا ' اور یونان کے کاندھوں پر رکھدی ہے - یقیناً یہ مہم اپنی نوعیت میں سخت ہوگی ' جسکی سختی ان شہروں کے الحاق سے بے انتہا بڑھجائیگی ' کیونکہ انکی آبادی کا اکثر حصہ مسلمان ہے -

بلقانیوں کی قدرت میں یہ بات تھی کہ وہ ان امور کو سمجھتیں - یورپ کو لازم تھا کہ وہ چشم انصاف سے ان قربانیوں کو دیکھتی جو عثمانی برداشت کر رہے ہیں ' اور بلقانیوں کے ان غلو امیز مطامع کو کم کرنے کے لیے مداخلت کرتا - مگر اسکے بدلے ہم ان درندوں کی سی آوازیں سنتے ہیں ' جو اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہوں : " ہمیں تو اپنے پیٹ بھرنے ہی سے رغبت ہے اور بس "

مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ بلقان کے بھیڑیوں کی دماغی قوت انکے دانتوں میں منتقل ہوگئی ہے ' اور یورپ کے دماغ پر فالج گرگیا ہے ' جسکی وجہ سے وہ بے سوچے سمجھے ان بلقانی بھیڑیوں کی صداے بازگشت کو دھرا رہا ہے ' حالانکہ انکی حرص کا پیٹ انے ممالک کے ملجانے پر بھی نہیں بھرا ....

یورپ کو جنگ عام کا خوف ہے ' مگر یہ اسلیے کہ وہ اس سیاست کی پیروی نہیں کرنا چاہتا ' جسکی بنیاد عدل و اعتدال پر ہو اور جسمیں تعصب کی آواز پر بے چرواہے کی بھیڑوں کی طرح دوڑنے کے بدلے ' عقل و فہم ' مظلوموں کی دستگیری ' اور حریصوں کی طمعرانیوں کو روکنے کے اصول کی پیروی کی گئی ہو -

انگلستان اور اسلام

— * —

(٤)

ایک حق پرست انگریز کی چٹھی ٹائمز لندن کے نام

— * —

ان معلومات سے جو مجھے اور نیز اکثر اشخاص کو موصول ہوے ہیں ' یہ معلوم ہوتا ہے ' کہ مقدونیہ میں ناجائز حملوں کے وسائل عملی طور پر ترتیب دیے گئے اور یہ ' کہ بہت سے بے گناہوں پر نہایت هیبت ناک قتلہاے عام عمل میں آئے -

گذشتہ آخری ایام میں مرد ' عورتیں ' اور بچے قتل کیے گئے ' اور اب تک یہ وحشیانہ عمل جاری ہیں بلکہ روز افزوں ' جنکا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو فنا کردیا جاے -

چنانچہ ان ہولناک واقعات سے بھاگنے والے مہاجرین کی تعداد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انکی تعداد نصف ملین نفوس سے زیادہ ہے - اگر یہ معلومات صحیح ہیں (جیسا کہ میرا عقیدہ ہے) تو یہ واقعات دنیا کے ہولناک ترین واقعات ہیں ' جو اس زمانہ میں مسیحیت کے نام سے عمل میں آئے ہیں !

میں وہ آخری شخص ہوں جو جنگی کارروائیوں میں انسانیت کی مراعات کا منتظر ہے مگر یہ کارروائیاں (فظائع و مظالم) جنگی کارروائیوں سے بالکل بے تعلق ہیں -

انگریزی حکومت اس مسئلہ کی اهمیت کو کم کرنا چاهتی ہے اسکی اس خواهش نے اسی قدر لوگوں کے غیظ و غضب کو زیادہ ابھارا ہے ' جسقدر کہ مظالم کی بری خبروں کی اشاعت ہوئی ہے - علی الخصوص وہ لوگ ' جو میری طرح خیال کرتے ہیں کہ انگریزی سیاست کے ستون میں سے ایک ستون عیسائیوں اور مسلمانوں کے حسن تعلقات کی ترقی ہے -

جب ہم اس جوش و خروش کو یاد کرتے ہیں جو ان خونریزیوں نے یہاں پیدا کردیا تھا جنکے ارتکاب کرنے والے چند کرد وحشی البانی تھے ' تو مقدونیہ میں ان ہولناک و بد ترین واقعات پر خاموشی ' جن سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ' تمام دنیا کے مسلمان کے ساتھ ایک سخت اور کھلی ہوئی بد سلوکی ہے -

مقدونیہ میں فتح بلقان سے قبل کتنے مسلمان تھے ؟ اور آج کتنے ہیں ؟ یہ کیا عذاب الیم ہے جو ان بدبخت ستم رسیدہ مخلوقات پر نازل کیا گیا ہے ؟ یہ کیا ستم ہے کہ ہزاروں مرد اور عورتیں نہایت بے رحمی کے ساتھ زندہ دفن کردی گئیں ؟ کیا یہ مظالم ان ترکی باشی بزوقوں کی کارروائیوں سے سخت تر نہیں ہیں ' جن پر گذشتہ زمانہ میں تمام یورپ اٹھ کھڑا ہوا تھا ؟

کیا بلغاری عہدہ داروں نے ان بدبختوں میں سے کسی ایک شخص کو پھانسی دی ؟ (ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ ہمیشہ ایسے موقع پر حکومت عثمانیہ نے یورپ کے صداے سرزنش طلبی کے جواب میں لبیک کہا اور مجرموں کو سخت سزائیں دیں اور اگر اصلی مجرموں کا پتہ نہیں چلا تو یورپ نے ناکردہ گنا لوگوں کو سزا دینے پر مجبور کیا - الهلال)

بیشک مسیحیت اور اخلاق کا شرف یورپ سے ان مظالم کی کامل تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے ! بیشک اس قسم کی تحقیقات اور ان حکومتوں کو تنبیہ ' جن کی رعایا ان فظائع کے مرتکب ہوتی ہے ' عالم اسلامی کے تعصب کی تاریکی دور کرنے اور مسیحیت کو انظار مسلمین میں خوش امید بنانے کیلیے ہزاروں مشن کی جماعتوں سے زیادہ مفید ہوگی -

مار میڈک بکتھلے } ۱ - جنوری ۱۹۱۳ ع

مراسلات

مصر کی ڈاک

—○:*:○—

موجودہ وزارت کی پالیسی

— * —

تصریحات وزیر اعظم

— * —

وزیر اعظم کا خیال ہے :

(۱) آیندہ سے ممالک عثمانیہ کا نظام حکومت لامرکزی ہوگا - یعنی تمام ممالک چند حصوں پر تقسیم کیے جاینگے - ہر حصہ چند ولایات پر مشتمل ہوگا -

(۲) حکومت اجنبی مفتشوں (انسپکٹرس) سے مدد لیگی - مرکزی حکومت و لیز تمام بڑے بڑے منطقوں میں ہر مشیر کے ساتھہ ایک اجنبی مفتش اور ہر منطقہ میں ایک مفتش عام ہوگا -

(۳) تمام ولایات میں زراعتی بنکوں کے قائم کرنے کے متعلق قانون وضع کیا جائیگا -

(۴) کمپنیاں قائم کیجائیں گی - ریلوے لائن وغیرہ کے لیے معاہدے ہونگے -

---

ان تمام عثمانیوں کو جن کی عمر ۲۹ - اور ۴۵ - کے درمیان ہے' شریک جنگ ہونے کا حکم دیا گیا ہے -

---

اتحادیوں نے ایک انجمن باسم "جمعیت دفاع وطنی" قائم کی ہے -

(کامل پاشا) پر فالج گرا ہے - حالت خطرناک ہے -

(ناظم پاشا) کی طرح (کامل) پاشا بھی مار ڈالا گیا ہوتا - مگر بطل الطرابلس (غازی انور بے) نے اسکو اپنی گاڑی میں بٹھا کے گھر تک پہنچا دیا اور مکان پر چند سپاہیوں کو نگرانی کے لیے مقرر کر آئے -

---

ایک عثمانی نامہ نگار لکھتا ہے :

اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ کی مالی حالت کیا در حقیقت اتنی ہی خراب ہے جتنی کہ لندن اور پیرس کی خبروں سے معلوم ہوتی ہے ؟ واقعہ یہ ہے کہ دولت عثمانیہ کی مالی حالت خواہ کتنی ہی خراب تسلیم کیجائے مگر اتنی خراب تو ہرگز نہیں' جتنی خراب مشہور کرنے کی کوشش انگلستان اور فرانس کے دارالسلطنتوں سے کیجارہی ہے اور بلقانیوں کی مالی حالت سے تو بہر حال بدرجہا بہتر ہے - ہاں یہ صحیح ہے کہ اس کو ائتلاف مثلث سے جسطرح راے اور اثر کی مدد مل رہی ہے' اسیطرح روس سے مالی مدد بھی ملیگی اور انگلستان اور فرانس خاموش رہینگے کیونکہ انکو اسلام کے دیرینہ دشمن روس کی دوستی اور خاطرداری مسلمان رعایا کی خاطر داری سے زیادہ عزیز ہے -

دولت عثمانیہ کو مسلمانان مصر و ہندوستان کی طرف سے پیش قرار مدد مل رہی ہے' چنانچہ وزیر اعظم نے مجھسے بیان کیا کہ اسوقت مصر سے ۳۰ لاکھہ گنی (۴ کرور پچاس لاکھہ روپیہ) موصول ہو چکی ہے - ہندوستان سے بھی مبلغ خطیر موصول ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے - پس اگر مسلمان اپنے اسلامی مرکز کی مدد جاری رکھینگے تو انکو اسکی مالی حالت سے اسقدر مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں' جسقدر مایوس کرنے کی کوشش لندن اور پیرس کر رہے ہیں -

---

المؤید کے نامہ نگار کی چھٹی سے معلوم ہوتا ہے :

چتلجہ اور گیلی پولی کے درمیان اسوقت دولاکھہ پچاس ہزار فوج سے کم نہیں - اس فوج کا قوام لازی' کردی' عربی' اور ترکی عناصر سے ہے جنھوں نے عہد کیا ہے کہ یا موت ہے یا فتح - اس فوج کے ساتھہ ہی توپیں بھی ہیں جو حال میں جرمن سے منگوائی گئی ہیں رسد کا سامان بھی معقول ہوگیا ہے - مخلص نوجوان ترک جیسے بطل الطرابلس انور بے و فتحی بے وغیرہ کے آجانے سے فوجوں میں ایک غیر معمولی جنگی جوش پیدا ہوگیا ہے -

---

اعـــــلان

—: * :—

عظم اللہ اجورنا واجورکم بمصابنا بعلی بن موسی الرضا علیہ السلام

۲۸ - صفر سنہ ۱۱ ہجری سے ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ ہجری تک جو واقعات آل محمد علیہم السلام پر گذر گئے انکو آجتک نہ کوئی بھولا ہے نہ بھول سکتا ہے علی الخصوص آن دو مظلوموں کے دل خون کن واقعات جو دیس سے پردیس میں مہمان بلا کر عالم غربت میں انتہاے بیکسی سے قتل کیے گئے اور بعد قتل و دفن انکے قبور مقدسہ سے بھی وہ وہ سلوک کیے گئے جنکی یاد میں زمانہ کی آنکھیں ہمیشہ خون کے آنسو رولینگی - حسین بن علی اور علی بن موسی الرضا علیہم السلام جن میں سے ایک کوفیان پر دغا کے مہمان ہوکر یزید بن معاویہ کے ظلم سے تین دن کے بھوکے پیاسے کربلا کے چٹیل میدان میں شہید ہوکر بے غسل و کفن اسی سر زمین میں دفن ہو گئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد متوکل عباسی کے کے ظلم و ستم سے انکی قبر منور پر کھیتی کرنیکا حکم دیا گیا اور دوسرے کو مامون رشید عباسی نے مہمان بلا کر زہر دغا سے شہید کیا اور اس تہذیب کے زمانہ میں روسیوں کے ظلم و ستم سے اس قبر شریف پر گولہ باری کیگئی پھر کیا دنیا کا کوئی شخص یقین کرسکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی وقت اس ظالمانہ کارروائی کو فراموش کرسکتا ہے یا زمانہ کا ظالم ہاتھہ کبھی ان واقعات کے گہرے نقوش کو اہل ایمان کے دلوں سے محو کرسکیگا ہرگز نہیں - دنیا جسوقت تک باقی ہے اس وقت تک نہ حسین بن علی کی مظلومی اور یزید و متوکل کے ظلم فراموش ہوسکتے ہیں نہ علی بن موسی الرضا کی بیکسی اور مامون و سلطنت روس کے مظالم سہو محو کیے جاسکتے ہیں - مجھے ان واقعات کے یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ گذشتہ ربیع الثانی سے ہر اہل ایمان کا دل مامن رضا کے بے امن ہوجانے سے اس درجہ پیچین ہو رہا ہے کہ کسی وقت ان واقعات کی یاد دل سے محو نہیں ہوتی لیکن آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی نے جو رزولیوشن سالگذشتہ پاس کیا تھا اسکی تعمیل میں یہ یاد دہانی البتہ میرا ایک فرض تھا جو اس مختصر تحریر کے ذریعہ ادا کرکے جمیع مومنین سے التماس ہے کہ ۱۱ - ربیع الثانی کو اپنے اپنے مقامات پر غریب الغربا امام رضا علیہ السلام کی مجالس عزا برپا کریں اور باہم ایک دوسرے سے رسم تعزیت ادا کرکے ارواح طیبہ حضرات معصومین کو شاد کریں -

الـــــــــداع الی الخیر

خادم قوم السید علی غضنفر عفی عنہ

ناموران غزوۂ بلقان

عثمانی جنگی جہاز " باربروس "

— * —

بحر مارمورا میں ترکوں کا بحری کارنامہ

— * —

پچھلے نمبر کے ساتھہ " چتلجا لائن " کا جو نقشہ شائع ہوا ہے اسکو پیش نظر رکھہ لیجیے -

عثمانی جنگی جہاز " باربروس " جو عظیم الشان بحری فاتح (خیرالدین باربروس) کے نام کے ساتھہ تاریخ عثمانیہ کے گذشتہ بحری کارناموں کو یاد دلادیتا ہے - آپکے سامنے کھڑا ہے -

" چتلجا لائن " کے مخدوش بائیں حصے کو، یہی جہاز ہے، جس نے اپنی ساحل کی اتش افشانیوں سے بلغاریوں کے لیے سد سکندری بنا دیا -

۲۸ - نومبر کی رات موت و ہلاکت کی ایک عظیم الشان رات تھی، جو برقی سرعت سے چھوٹنے والی مشین گن کے گولوں، گولیوں کی پے ہم بارش اور دس ہزار اہن پوش انسانوں کے فیصلہ کن عزم کے ساتھہ نمودار ہوئی تھی -

یہ ایک بلغاری حملہ تھا، جو (قلیدن) کی پہاڑیوں کو عبور کرکے، مغربی جانب سے چتلجا لائن کے ابتدائی خطوط کو مسمار کردینا چاہتا تھا -

یہ حملہ بالکل اچانک کیا گیا، اور بلغاری افسروں نے پورا عزم کر لیا تھا کہ اسی طرح " چتلجا " لائن کو ایک خفیف سا نقصان بھی پہنچا کر، اپنی فتوحات کے جغرافیے کو وسیع کرلیں -

مغربی پہاڑیوں تک دشمن کا پہنچ جانا بہت خطرناک تھا - زیادہ تر اسلیے کہ یہاں ساحل کے عثمانی بیڑے کی زد بآسانی نہیں پہنچ سکتی تھی، لیکن ساحل کیلیے یہاں کے نشانے بہت خوف ناک تھے -

بلغاری حملے کے نمودار ہوتے ہی ترکی قلعہ کی باڑی نے جواب دینا شروع کردیا، مگر اب یہ کچھہ موثر کارروائی نہ تھی، کیونکہ دشمن مغربی حصے تک بڑھہ آیا تھا اور قلعہ کی توپ اسکے لیے صحیح نشانہ نہیں ہو سکتی تھی -

یقیناً یہ حالت نازک تھی -

دشمن آگے تو نہیں بڑھسکتا تھا، لیکن اگر وہاں زیادہ عرصے تک قائم و قابض رہجاے گا، تو ترکی قلعہ، ساحل کی آبادی، اور خود ساحلی بیڑے کو سخت نقصان پہنچانا اسکے اختیار میں ہوگا - وہ قصبہ اور سامنے کے پہاڑ کے درمیانی پل کا راستہ اپنی گولہ باری سے بند کردیگا، جسکا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ترکی فوج اپنے حملے کے ایک بہترین راستے کو کھودیگی

* * *

وقت نازک اور فرصت قلیل تھی - صرف ایک ہی علاج باقی رہگیا تھا اور وہ ساحل کے جنگی بیڑے کے ہاتھہ تھا، یعنے بغیر ایک لمحہ کے ضائع کیے، فوج کا ایک حصہ مع توپخانے کے ساحل پر اتار دیا جاے اور وہ پل کو عبور کرکے دامن کوہ میں پہنچ جاے - اس ترکیب سے دشمنوں کے گولوں کا جواب ممکن ہوجاے گا -

مگر ایسا کیونکر ہو ؟ جنگ آگ اور دھویں کا کھیل سہی - لیکن پھر جلتی ہوئی آگ میں تو کوئی انسان کود نہیں جاتا ؟ جو فوج ساحل پر اتریگی، اسکے سروں پر گولوں کی بارش ہوگی، جو منٹوں کی رفتار کے حساب سے چھوٹ رہے ہیں - چاروں طرف پھٹنے والے گولوں کے مہلک آلات ہونگے جو آگ اور دھویں کی فضا کے اندر پھٹ پھٹ کر زندگی کی علامات زمین سے محو کررہے ہیں !

ساحل کی زمین یکسر موت و ہلاکت ہے، پھر روح اور خون رکھنے والا کون انسان ہے جو اپنے تئیں اسکی آغوش میں سپرد کردیگا ؟

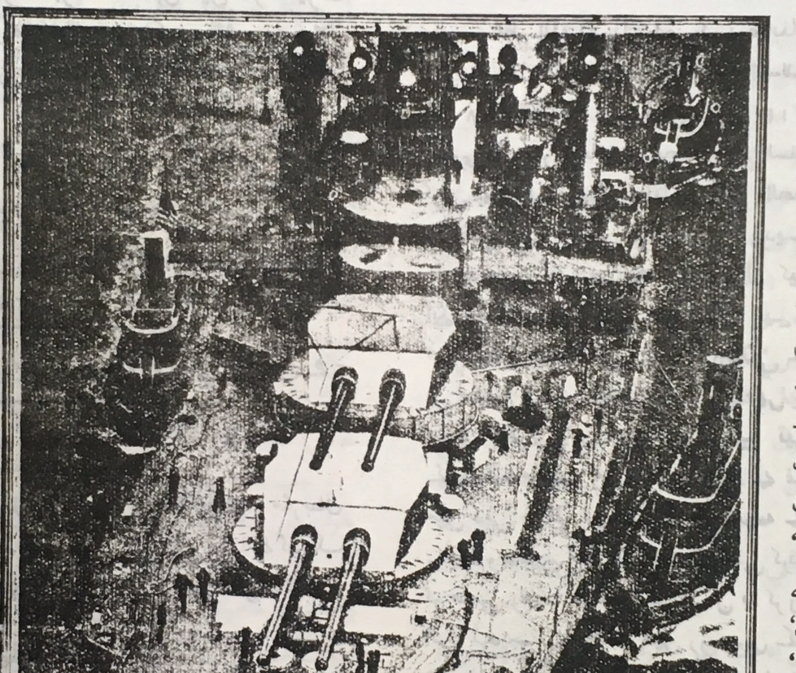

عثمانی جنگی جہاز: " باربروس " کے بالائی حصے کا ایک منظر

* * *

" اس زمین کا هر ذره اپنے طلبگاروں سے قربانی چاهتا هے - عثمان اول کی نسل نے نهیں معلوم آٹهه سو برس کے اندر زندگی اور خون کی کتنی قربانیاں کرکے ان ذروں کو خریدا هے ؟ آج بهی اسکی مٹی هم سے وهی مانگتی هے ' جو همیشه مانگتی رهی - پهر کیا کوئی اسلام کا فرزند هے جو اسکو جواب دے ؟ "

یه جوش اور خود رفتگی کا ایک شعله تها ' جو لفظوں کی صورت میں جهاز " باربروس " کے کپتان : (خیری بک) کی زبان سے نکلا اور مارمورا کی فضاے تاریک میں قومی قربانی اور فوجی فرض کی ایک نئی روشنی نمودار هوئی !

وه اسکے بالائی تختے پر کهڑا تها - جهاز کی تمام روشنی گل کردی گئی تهی تا که دشمنوں کو نقل و حرکت معلوم نهوسکے - لیکن کبهی کبهی ساحل پر پهٹنے والے گولوں سے روشنی پیدا هوکر (خیری بک) کے چهرے کو نمودار کردیتی تهی - آج کی دهشت انگیز تاریکی میں دشمنوں کے گولوں کے اندر سے آگ نکلتی تهی ' تو اسکا دل بهی ایک آتشکده تها -

مگر جو شعلے اسکے منهه سے نکل رهے تهے انکی روشنی خاموش تهی !

* * *

ایک سیکنڈ کے وقفے کے بعد اس نے پهر تقریر شروع کی ' اسکے سامنے سپاهیوں کی صفیں خاموش کهڑی تهیں -

اس نے کها :

" دشمن سامنے کی پهاڑوں پر پهنچ چکا هے - اگر دو گهنٹے اسکو اور مهلت دی گئی ' تو وه اسپر پوری طرح قابض هوجاے گا - وهاں اسکے توپخانے قائم هوجائیں گے ' اور پهر نهیں معلوم اسکو وهاں سے هٹانے کیلیے کتنی بڑی قربانیوں کی همیں ضرورت هو ؟ نهیں معلوم پهر کتنی ترک عورتوں کو بیوه هونے پڑے ؟ کتنی شیرخوار بچوں کو داغ یتیمی سهنا پڑے ؟ کتنی لاشیں پل بنائی جائیں ' اور کتنے خونوں کے سیلاب بهیں ؟ لیکن اس وقت صرف چند مقدس لاشوں کی همیں ضرورت هے ' جو قوم کو زنده کرنے کیلیے مرنا گوارا کرلیں ' اور اسطرح ایک سخت آنے والی هلاکت سے اپنے بهائیوں کو محفوظ کردیں - صرف ایک توپ اور سو آدمی ! یهی چیز هے ' جو آٹهه سو برس کی " تاریخ عثمانی " آج هم سے مانگتی هے - اگر هم کسی طرح ساحل پر اتر کر انکی توپوں کا جواب دینے لگے ' تو یقین هے که وهاں قائم نه رهسکیں گے ' اور پهر کل کو کسی بڑے حملے کی بربادی هماری فوج کو گوارا نهیں کرنی پڑیگی - .... سب سے پہلے میں خود اپنا نام پیش کرتا هوں ! "

* * *

یکایک " باربروس " کو کے عظیم الشان هیکل ایک خفیف سی جنبش هوئی ' اور فوراً کشتیاں سمندر میں ڈالدی گئیں - سو آدمیوں کی یه ایک مختصر جماعت تهی ' جس نے ساحل کی طرف بڑهنا شروع کردیا -

سامنے سے گولوں کی لگاتار بارش هو رهی تهی ' اور پهٹنے والے گولوں کی آتش افشانیوں سے تمام ساحل ایک فضاے آتشیں هو رها تها ' مگر یه کشتیاں بے خوف و خطر جارهی تهیں - پهر کیا ان کشتیوں میں انسان نه تهے ؟

انسان تو تهے ' مگر وه انسان ' جنکو اپنی زندگی سے بڑهکر قوم و ملت کی زندگی عزیز هے - پس وه جاتے تهے ' تا که خود مرجائیں لیکن اپنی قوم و ملت کی عزت کو زنده کردیں !

ساحل تک پهنچنے سے پہلے ایک کشتی کو گوله لگا اور غرق هوگئی صرف تین کشتیاں ساحل تک پهنچیں ' اور ۷۵ - سپاهیوں نے آترکر پل کو عبور کرنا چاها - ۱۵ - راه میں گولوں سے اوڑ گئے - اب صرف ۶۰ - شخص باقی تهے -

انهوں نے دامن کوه کے قریب پهنچتے هی ایک زلزله انگیز نعرۀ تکبیر بلند کیا ' اور بجلی کی سرعت سے پهاڑ پر چڑهنا شروع کردیا - بلغاری اس خیال میں تهے که ترکوں کی هشیاری سے پہلے هم اوپر تک پهنچ چکے هیں اور اب انکا باهر نکلنا محال هے - لیکن اس ناگهانی آواز نے انکے هوش و حواس پراگنده کردیے ' اور هر شخص یه سمجهکر بے اختیار هوگیا که " ترکی فوج پهاڑ تک آگئی " -

* * *

۶۰ - آدمیوں میں سے صرف ۱۷ - آدمی اوپر تک پهنچ سکے - انهوں نے تمام پهاڑوں کو دشمنوں سے خالی پایا ' کیونکه انکے پهنچنے سے پہلے وه دو توپیں چهوڑ کر بهاگ چکے تهے !

* * *

صبح کو (خیری بک) کو چتلجا کے فوجی شفا خانے میں پهنچا دیا گیا ' کیونکه اسکا تمام جسم زخموں سے چور تها - وه زنده رها ' لیکن اگر وه زنده نه بهی رهتا ' جب بهی وه زنده تها

فهـرسـت

زراعانۀ دولۀ علیۀ اسلامیه

— * —

(۱۲)

	پائی	آنه	روپیه
کمال الدین صاحب لکهنؤ	۰	۰	۱
محمد خلیل صاحب موضع مروزی ضلع گیا	۰	۰	۲
سید بنیاد حسین صاحب گونده	۰	۰	۸
سید محمد نبی صاحب شاهجهانپور	۰	۰	۱۵۶
احمد حسین صاحب - مراد اباد	۰	۰	۱
احمد بخش صاحب ملتان	۰	۰	۱۰
بابو رحمت الله صاحب ٹهیکیدار	۰	۰	۵۰
سید عبدالکریم صاحب شاهجهانپور	۰	۰	۱۰
بذریعه مظهر الحسین صاحب :—			
عصمت النسا صاحبه بنت لطافت حسین صاحب	۰	۰	۲
اهلیه منشی فضل کریم صاحب	۰	۰	۲
منشی احسان الحق صاحب مرحوم	۰	۰	۱
بذریعه مولوی عبد الرزاق صاحب سیتا پور :—			
امام بخش صاحب	۰	۸	۱
ولی محمد صاحب	۰	۹	۰
خدا بخش صاحب	۹	۲	۰
اشرف خاںصاحب	۰	۲	۰
حامد صاحب	۰	۲	۰
اهلیه کرم بخش صاحب	۳	۲	۰
بذریعه مولوی محمد مجیب صاحب آروی :—			
مولوی محمد مجیب صاحب آروی	۰	۰	۱
مولوی عزیز صاحب آروی	۰	۰	۱
مولوی صدیق صاحب چهپروی	۰	۰	۱
همشیره صاحبه مولوی صدیق صاحب چهپروی	۰	۰	۱
مولوی عبدالحی صاحب بهجوری	۰	۸	۰
ایک بزرگ از اله باد جنکے نام ظاهر کرنے کی اجازت نهیں	۰	۰	۱
بذریعه مولوی شمس الدین احمد صاحب - هازره روڈ :—			
بالی بیس عدد چاندی کی - دو عدد از کڑے - نقد	۰	۰	۲۷۵
میزان	۰	۲	۵۲۶
میزان سابق	۶	۲	۱۱۶۵۷
میزان کل	۶	۴	۱۲۱۸۳

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA